| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین

گستاخ رسول کون۔۔۔؟؟؟فیصلہ آپ کریں

قارئین کرام آج رضاخانی ٹولہ جگہ جگہ اہلسنت کے خلاف یہ غلیظ پروپگینڈا کرتا رہتا ہے کہ یہ گستاخ ہیں وہابی ہیں ان کی بات نہ مانو۔۔حالانکہ خود اگر آپ ان کی کتب پڑھیں تو آپ حیران ہوجائیں گے کہ کس طرح عشق رسول ﷺ کے منافقانہ نعرے کی آڑلیکر یہ لوگ دن رات جس طرح چاہیں جب چاہیں حضور ﷺ کی توہین کرتے پھریں۔۔بات اصل میں یہ ہے کہ جوبھی ان کے حلووں مانڈوں کی راہ میں رکاوٹ بنے سمجھو گستاخ رسول ﷺ ہے میں اکثی عرصے سے سوچ رہاتھا کہ ان کی وہ گستاخانہ عبارتیں پیش کروں جس میں انھوں نے بے دھڑک حضور ﷺ کی گستاخیاں کی لیکن پے در پے مصروفیات آڑے ارہی تھیں آج تھوڑا فارغ ہواتو سوچا کچھ عرض کرتا چلوں۔لہٰذا ان میں سے چند عبارات آپ کے سامنے نقل کفر کفر نہ باشد کے تحت نقل کررہاہوں۔

مولوی برکات احمد کی قبر کی خوشبو حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی خوشبو کے برابر

برکات احمد صاحب کہ میرے پیر بھائی اور حضرت پیر مرشد کے فدائی تھے۔کم ایسا ہوا ہوگا کہ حضرت پیر مرشد کا نام پاک لیتے اوران کے آنسو رواں نہ ہوتے جب ان کا انتقال ہوااور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔

(ملفوظات رضاخان،حصہ دوم ص ۱۴۲ فرید بک سٹال)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ کس قدر ڈھٹائی کے ساتھ ملاں برکات احمد کی قبر کی خوشبو کو حضور ﷺ کی قبر مبارک کی خوشبو کے برابر قرار دیا جارہا ہے گویا مولوی برکات احمد کی قبر اور حضور ﷺ کی قبر مبارک میں کوئی فرق ہی نہیں۔العیاذ باللہ۔کہاں ملاں برکات احمد بدعتی مشرک کی قبر اور کہاں حضور ﷺ کا روضہ مبارک۔۔

چہ نسبت خاک را با عالم

کجا عیسی کجا دجال ناپاک

میرا تو ایمان ہے کہ مدینہ کی مٹی کی خوشبو بھی دنیا جہاں کی خوشبوؤں کا مقابلہ نہیں کرسکتے کجا کسی کو میرے آقا ﷺ کی قبر مبارک کی خوشبو کی طرح خوشبو کسی قبر میں محسوس ہو۔حضرت فاطمہؓ نے کیا خوب فرمایا کہ:

ماذا من شم تربت احمدا الآیشم مد لزمان غوالیا

یا خاتم الرسل المبارک صنوۃ صلی علیک منزل القران

کیا عجب جس نے آپ ﷺ کی مٹی (روضہ انور) کی خوشبو سونگھ لی وہ زندگی بھر اور کوئی خوشبو نہ سونگھ سکا

اے خاتم الرسل مبارک عادات وخصائل کے مالک آپ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے صلوۃ پڑھا

حضور ﷺ نے مولوی احمد رضا خان سے جھوٹا وعدہ کیا تھا۔۔؟

مولوی احمد رضا خان ملفوظات میں ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

جاڑا، طاعون اور وبائی امراض جس قدر ہیں اور رتا بینائی و یک چشمی برص جذام وغیرہ وغیرہ کا مجھ سے نبی ﷺ کا وعدہ ہے کہ یہ امراض تجھے نہ ہونگے جس پر میرا ایمان ہے۔ ﴿ملفوظات حصہ چہارم ص ۳۷۷﴾

قارئین کرام "جاڑا" سب جانتے ہیں کہ سردی اور محاورات میں بخار کو کہتے ہیں افسوس مولوی احمد رضا خان یہ بات کہتے ہوئے بھول گئے تھے کہ ابھی ماقبل میں ہی تو وہ خود کہہ چکے ہیں کہ:

جدہ پہنچتے ہیں مجھے فوراً بخار ہوگیا اور میری عادت ہے کہ بخار میں سردی بہت معلوم ہوتی ہے ﴿ملفوظات حصہ دوم ص ۱۲۵، ۱۲۶﴾۔

قارئین کرام غور فرمائیں کل کو اگر یہ ملفوظ کسی غیر مسلم نے پڑھ لیا اور اس نے یہ اعتراض کر دیا کہ مسلمانوں کا نبی نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اپنے ماننے والوں سے جھوٹے وعدے کرتا ہے کہ پہلے تو فرماتے ہیں کہ تمھیں جاڑ یعنی سردی کے ساتھ بخار کبھی نہیں ہوگا پھر خود ہی ان کے ماننے والے کہتے ہیں کہ نہیں مجھے اکثر بخار میں شدید سردی لگتی ہے۔۔غور فرمائیں۔۔اس سے بڑی حضور ﷺ کی کیا گستاخی ہوگی۔۔الحمد اللہ میرا تو ایمان ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوسکتا ہے دنیا الٹ سکتی ہے دن میں چاند نکل سکتا لیکن میرے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کوئی بات کہہ دے اور وہ غلط نکل آئے ناممکن ناممکن۔۔اب بریلوی صاحبان اس بات کا اقرار کریں کہ مولوی احمد رضا خان نے محض اپنی بزرگی جھاڑنے کیلئے یہ جھوٹ بولا اور خود حضور ﷺ کی حدیث کہ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈے کے تحت مولوی احمد رضا خان کے مقام کا تعین خود ہی کر لیں۔

پیر کے پاس حضور ﷺ کی حاضری

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یاغوث

﴿حدائق بخشش ج ۲ ص ۷﴾

قارئین کرام یہ کوئی عربی فارسی کا شعر نہیں اردو زبان کا شعر ہے اس میں مولوی احمد رضا خان کیا کہہ گئے کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے وعظ کی کیا بات کرتے ہو ولی اور رسول تو بہت دوران کے وعظ میں تو خود حضور ﷺ حاضر ہوتے ہیں۔العیاذ باللہ۔

نبی شاگرد پیر استاذ

قمر پر جیسے خود کا یوں تیرا قرض ہے
سب اہل نور پر فاضل ہے یاغوث
غلط کردم تو واہب ہے نہ مقرض
تیری بخشش تیرا نائل ہے یاغوث

﴿حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۱﴾

یعنی جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے سورج کا مقروض ہے اسی طرح سب نور والے حضرت عبد القادر جیلانیؒ سے فیض حاصل کرکے آپ کے مقروض ہیں۔اگلے شعر میں اپنی ہذیانی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں اور اسی کیفیت میں ایک اور ہذیان ہوجاتا ہے یعنی غلط گفتم کی جگہ پھر غلط کردم کہہ رہے ہیں اور ہذیان در ہذیان کے بعد کہہ رہے ہیں کہ آپ قرض دینے والے نہیں بلکہ واہب ہیں اور آپ سب نور والوں کو اپنا فیض ہبہ کردیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بریلوی عقیدے کے مطابق نبی اکرم ﷺ بھی نور ہیں جیسا کہ خود رضا خان صاحب کہتے ہیں کہ

تو عین نور ہے تیرا سب گھرانہ نور ہے

اب صغری کبری ملاحظہ فرمائیں اور بریلوی امت سے نتیجہ نکلوا لیجئے نبی اکرم ﷺ نور ہیں اور نور والے شیخ علیہ الرحمہ سے فیض پاتے ہیں حد اوسط یعنی "نور" کو گرائیں تو نتیجہ خود بخود نکل آئے گا۔۔استغفر اللہ جسے لکھتے ہوئے بھی ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔اگر کوئی بریلوی حضور ﷺ کو سب سے اعلی کہتا ہے تو وہ محض تقیہ کرتا ہے ان کا اصل عقیدہ تو آپ کے سامنے آگیا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ ظلی طور پر مرتبہ نبوت پر ہیں

یہ قول اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ نبی ہوتے اگر چہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالی عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔ ﴿عرفان شریعت ص ۹۰ مکتبۃ المدینہ کراچی﴾

قارئین کرام ہمارا اور ہمارے اکابر کا تو ایمان ہے کہ کوئی بڑے سے بڑے ولی کسی ادنی سے ادنی صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کی جوتی کی خاک کے برابر نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ یہ کہا جائے کہ شیخ علیہ الرحمۃ ان تمام مراتب پر فائز ہوگئے تھے جس پر مقام پر حضور ﷺ فائز تھے بس فرق یہ ہے کہ شیخ کا رتبہ ظلی تھا ۔۔اور ظاہر ہے ظل کبھی اصل سے جدا نہیں ہوتا۔استغفر اللہ۔میرا تو ایمان ہے کہ۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

غور فرمائیں مرزا قادیانی کو ظلی و بروزی نبوت کا چور دروازہ کہاں سے ملا؟؟۔قارئین کرام یہ تو اس فرقے کے مجدد کی عبارت تھی بریلویوں کے نزدیک تو شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عین محمد ﷺ ہیں اور شیخ علیہ الرحمۃ کا بدن شیخ کا نہیں بلکہ محمد ﷺ کا بدن ہے العیاذ باللہ ملاحظہ ہو:

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ عین محمد ﷺ

اس کے بعد آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ وجود میرے نانا سید الانبیا ﷺ کا وجود ہے نہ کہ عبدالقادر کا وجود، بیٹے نے پھر عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ پر بادل سایہ کرتے تھے لیکن آپ میں یہ بات نہیں (یعنی آپ پر بادل سایہ کیوں نہیں کرتا) فرمایا کہ اس لئے کہ کہیں مجھے لوگ نبی نہ کہنا شروع کردیں

﴿تفریح الخواطر ص ۱۰۷، قادری رضوی کتب خانہ لاہور﴾۔

نعوذ باللہ قارئین کرام یہاں بریلویوں کا کفر ننگا ناچ رہا ہے میں اس موقع پر صرف اتنا کہوں گا کہ واللہ یہ بزرگان دین اس قسم کی کفریات سے بالکل بری ہیں اور ہرگز ہرگز یہ اقوال ان کے نہیں واللہ واللہ وہ تو ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا درس دیتے رہے۔۔اس جھوٹ کا حساب جو بریلویوں نے شیخ علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کیا انشاء اللہ قیامت کے روز اس کا حساب خود شیخ عبد القادر جیلانیؒ لیں گے۔الحساب یوم الحساب۔

حاضر ہوئے۔ ﴿ملفوظات، حصہ سوم ص ۳۱۸﴾۔

حضورﷺ کو آیتوں کا نسیان ہو جاتا تھا

مولوی احمد رضا خان سے قرآن کے تبیانا لکل شیء کے بارے میں سوالات کے دوران پوچھا جاتا ہے کہ:

عرض: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وانا لہ لحافظون قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا جب کہ اس کے الفاظ محفوظ ہوئے تو معانی کی حفاظت ضرور کہ معانی الفاظ سے منفک نہیں ہو سکتے۔ اور قرآن عظیم کی صفت تبیانا لکل شیء ہے تو قرآن عظیم ہی سے تبیانا لکل شیء کا سوام ثابت ہو گیا۔

تو اعلحضرت خان صاحب جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

ارشاد: قرآن عظیم کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا اگر چہ معانی ان الفاظ کے ساتھ ہیں لیکن ان معانی کا علم ہونا کیا ضرور؟ نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے ثم ان علینا بیانہ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔ ﴿ملفوظات حصہ سوم ص ۲۵۵، ۲۵۶﴾

قارئین کرام غور فرمائیں کہ خانصاحب نے اپنے اختراعی عقیدہ (ہر ہر چیز کا بیان قرآن میں ہے) کی حفاظت کیلئے حضورﷺ کو قرآن کریم کے الفاظ کے معنی سے بھی بے خبر تسلیم کر لیا نعوذ باللہ۔ اگر الفاظ قرآن کریم سے مراد ''متشابہات'' اور ''حروف مقطعات'' مراد ہیں کہ ان کے معنی معلوم نہیں تھے جیسا کہ جمہور علماء کی تحقیق ہے تو خانصاحب کو اس کی تصریح کرنی چاہئے تھی اور اس سے خانصاحب کا یہ باطل عقیدہ رد ہو جاتا کہ ہر چیز قرآن میں مفصل واضح اور روشن طور پر مذکور ہے کہ اصلاً کوئی خفاء نہیں مگر وہ الفاظ عموم کے استعمال کرتے ہیں جس سے یہی متبادر ہوتا ہے کہ آنحضرتﷺ متشابہات اور حروف مقطعات کے علاوہ بھی الفاظ قرآنی کے معانی سے بے خبر تھے۔ (معاذ اللہ)۔ اور اپنے خانہ ساز عقیدے کے اثبات کی خاطر قرآن کریم کی بعض آیات کے نسیان کا مرتکب کا بھی آپﷺ کو مانا (العیاذ باللہ) غیر مسلم جب یہ جواب پڑھیں گے تو اس سے قرآن کریم کی صداقت اور حقانیت کے بارے میں وہ کیا تاثر لیں گے؟۔۔ جواب انصاف سے دیجئے گا۔

بریلوی حضرات کے نزدیک حضور نبی کریم نے خودکشی کی

یہ بات تو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ جناب رسول اکرمﷺ نے خیبر فتح کیا تو مرحب کو بہن زینب بنت الحارث نامی ایک یہودی عورت نے آنحضرتﷺ کو دعوت کی اور بکری کے گوشت میں زہر ملا دیا۔ پہلا لقمہ کھانے کے بعد آپﷺ کو معلوم ہوا بلکہ گوشت کے ٹکڑے نے بول کر کہا کہا حضرت مجھ میں زہر ہے مت کھائیے۔ دارمی وابوداود اور مشکواۃ میں ہے کہ اس میں زہر ہے۔ اور اگر چہ بحمد تعالیٰ آپ کے حق میں اسکا ارادہ پورا نہ ہو سکا لیکن آپ کے ایک صحابی حضرت بشر بن براء بن معرور جانبر نا ہو سکے (ابوداود و مستدرک) بلکہ مشکواۃ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ۔
آنحضرتﷺ کے وہ صحابہ کرامؓ جنہوں نے زہر آلود بکری کھائی تھی وفات پا گئے۔
مشکواۃ کی روایت میں لفظ بعض نہیں ہے اور ابوداود و دارمی کی روایت میں بعض صحابہ کے الفاظ ہیں۔
اس روایت میں بعض سے ایک صحابیؓ بھی مراد ہو تب بھی ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ آنحضرتﷺ کو غیب کا علم نہ تھا جیسا کہ ہم اپنے مختلف جگہوں میں ثابت کر چکے ہیں ﴿**تفصیل کیلئے دیکھئے دار العلوم امجدیہ کے فاضل مولوی شیرازی بریلوی سے فقیر کا مناظرہ جس کا لنک میرے singnature میں موجود ہے**﴾ ورنہ آنحضرتﷺ ایک صحابی کو بھی نہ مرنے دیتے اور خود آنحضرتﷺ کو مرض وفات میں زہر کا اثر نمایاں طور پر ظاہر ہوا تو آپﷺ نے حضرت

عائشہؓ سے فرمایا کہ۔

اے عائشہ!! میں نے خیبر میں جب سے بکری کا زہر آلود گوشت کھایا ہے اس کی تکلیف میں برابر محسوس کر رہا ہوں اور اب تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ میری جان رگ کٹ رہی ہے۔ ﴿بخاری جلد۲ ص 237﴾

حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت ﷺ تحفہ اور ہدیہ کا کھانا تناول نہیں فرماتے تھے جب تک صاحب ہدیہ کو اس کھانے کا حکم نہ فرماتے چونکہ آپکو بکری کا زہر آلود گوشت کھلایا گیا تھا اس لیے اس کے بعد یہ احتیاط فرمایا کرتے تھے (السراج المنیر جلد۳ ص۱۵۶)

اس بکری کا گوشت چند صحابہ کرامؓ نے کھایا جس کی وجہ سے آپ کے بعض صحابہ کرامؓ کی وفات واقع ہوگئی اور آنحضرت ﷺ کو وفات کے وقت تک بار بار اس زہر کا دورہ پڑتا رہا اور آپکو تکلیف ہوتی رہی۔ (السراج المنیر جلد۲ ص 156)

اور حضرت ام مبشر کی روایت میں ہے۔انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ اس بیماری میں بڑی تکلیف میں ہے اور میرے خیال میں یہ تکلیف اسی زہر آلود بکری کے گوشت کی وجہ سے ہے جس کی وجہ سے میرا بیٹا بشر بن براء بن معرور فوت ہوگیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی اسکے بغیر اسکا کوئی اور ظاہری سبب نہیں سمجھتا اور اس وقت تو میری رگ جاں کٹی سی معلوم ہورہی ہے (مستدرک جلد۳ ص۲۱۹)

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوگیا کہ اگر آنحضرت ﷺ کو جمیع ما کان وما یکون کا علم حاصل ہوتا یہ المناک اور افسوسناک واقع ہرگز پیش نہ آتا اور آپکو پہلے ہی سے اس یہودیہ کی یہ ناشائستہ حرکت معلوم ہو جاتی اور بعض بے گناہ صحابہؓ شہید نہ ہوتے اور نہ آپکو یہ تکلیف ہوتی کیا فریق مخالف کے نزدیک قصداً اور ارادۃً جناب نبی کریم ﷺ نے زہر آلود گوشت کھایا اور عمداً صحابہ کرامؓ کو کھلایا؟ جس کے نتیجے میں بعض کی وفات ہوگئی۔ ہمارا ایمان اور عقیدہ تو اسکو ہرگز گوارا نہیں کرتا۔مگر ذرا مفتی احمد یار گجراتی کا مفتیانہ اجتہاد بھی ملاحظہ فرمالیں۔مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس وقت آنحضرت ﷺ کو یہ بھی علم تھا کہ اس میں زہر ہے اور یہ بھی خبر تھی کہ زہر ہم پر بحکم الٰہی اثر نہ کرے گا۔اور یہ بھی خبر تھی کہ رب تعالٰی کی یہی مرضی ہے کہ ہم اسکو کھالیں۔تاکہ وقت وفات اسکا اثر لوٹے اور ہم کو شہادت کی وفات عطاء فرمادی جاوے راضی برضا تھے۔ ﴿جاء الحق ص 131﴾

سبحان اللہ!!! یہ ہے جناب مفتی صاحب کا جواب۔ اب غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کو علم تھا کہ اس میں زہر ہے تو آپ نے عمداً وہ گوشت کیوں کھایا؟ اور اگر صحابہ کرامؓ کو کیوں کھانے دیا؟ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ۔

اور جس نے زہر پیا اور خودکشی کرلی تو زہر اسکے ہاتھ میں ہوگا اور دوزخ کی آگ میں وہ ہمیشہ اور ابدآباد تک وہ زہر پیتا رہے گا۔

اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

حدیث کے پیش نظر رسول ﷺ نے بقول مفتی احمد یار خان گجراتی صاحب کے علم ہوتے ہوئے زہر کھایا اور صحابہ کرامؓ کو کھلایا؟ یہ جدا بات ہے کہ آپ ﷺ پر اسکا فوری اثر کچھ نہ ہوا مگر آپ نے (العیاذ باللہ) الدواء بالخبیث کے حکم کو توڑا جو بجائے خود گناہ ہے (العیاذ باللہ) اور اسکی دوزخ میں خلود کی وعید بطور تشدید آئی ہے (العیاذ باللہ) علاوہ ازیں آپ پر اثر کیوں نہ ہوا جب کے اس زہر کھانے کے بعد تین سال تک آپ اسکا الم اور درد محسوس فرماتے رہے۔۔؟؟؟ جیسا کہ روایت میں اس تصریح گزرچکی ہے اور وفات کے وقت تو آپ کو رگ جاں کٹتی سی نظر آتی تھی۔ کیا یہ اثر نہیں؟؟؟؟؟؟؟؟ اور پھر مفتی اصاحب کی سادگی یا ہٹ دھرمی کو دیکھ لیں کہ یہ لکھ دیا کہ۔

زہر ہم پر بحکم الٰہی اثر نہ کرے گا۔

پھر مفتی صاحب ازروے افتاء یہ فرمائیں کہ حضرت بشر براابن معرور اور دیگر حضرات صحابہ کرامؓ کے چند نفوس کو جو شہادت ہوئی اس وفات سے

ہمکنار ہونا پڑا۔اس کا اثر کہاں سے آیا تھا؟؟؟اور کیا عمداً کسی کو اسطرح زہر خوانی جائز یا درست ہے؟؟؟۔ہیوا بالکتاب وتو جروبا لثواب۔لیکن یہ تو ابتداء ہے یہی مفتی صاحب اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ حضور ﷺ کی توہین ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ۔

شکاری نبی

اس آیت میں کفار سے خطاب ہے چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا گیا اے کفار تم مجھ سے گھبراؤ نہیں میں تمہاری جنس ہوں یعنی بشر ہوں شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے (نعوذ باللہ) ﴿جاء الحق ص ۱۴۵، قادری پبلشر زلاہور﴾

العیاذ باللہ قارئین کرام احمد یار گجراتی صاحب اس عبارت کے اندر بتلانا چاہتے ہیں کہ جس طرح ایک شکاری پہلے مختلف حربوں سے شکار کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اور جب آخر میں ہر طرح سے ناکام ہو جاتا ہے تو پھر شکار کی آوزیں نکالنا شروع کر دیتا ہے شکار دھوکے میں آکر اس کے قریب آجاتا ہے اور شکاری اسے شکار کر لیتا ہے۔۔اسی طرح پہلے حضور ﷺ کفار مکہ کو سمجھاتے رہے کہ میں تمہاری جنس سے نہیں ہوں بشر نہیں ہوں نور ہوں نور ہوں آخر جب کفار مکہ نہ مانے تو شکاریوں والا حربہ استعمال کر کے انہی کی طرح آواز نکالی کہ اچھا میں تمہاری ہی طرح بشر ہوں اب تو میرے قریب آجاؤ اور مجھ سے نفرت نہ کرو۔۔استغفر اللہ۔۔العیاذ باللہ۔۔۔ہے کوئی رضاخانی جو اس گستاخی کا جواب دے۔۔؟؟

بریلویوں کے نزدیک حضور ﷺ کفر کے مرتکب ہوئے

مولوی نعیم الدین مراد آبادی اپنی تفسیر ''خزائن العرفان'' میں لکھتے ہیں کہ

قرآن پاک میں جابجا انبیاء کو بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا ہے ﴿خزائن العرفان ص ۴، ضیاء القرآن﴾

قارئین کرام میں اس وقت اس عبارت پر زیادہ تبصرہ نہیں کروں گا بس اس فتوے کی رو میں کون کون آتا ہے اس کی صرف ایک مثال پیش کروں گا جسے دیکھ کر ہر عاشق رسول ﷺ کی روح کانپ جائیگی۔قرآن پاک میں خود حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ **قل انما انا بشر مثلکم** آپ کہہ دیجئے میں تو تم جیسا بشر ہوں (سورہ کہف کا آخر پ ۱۶) قارئین کرام مولوی صاحب کا کہنا کہ قرآن پاک میں انبیاء کو بشر کہنے والوں کو کئی جگہ کافر کہا گیا ہے۔۔اس آیت میں خود حضور ﷺ اپنے آپ کو بشر کہہ رہے ہیں بتلائے کیا حضور ﷺ بھی قرآن کے اس فتوے کی زد میں آرہے ہیں یا نہیں۔۔۔؟؟؟ العیاذ باللہ۔۔قارئین کرام یقین جانئے کوئی میرے دل سے پوچھے کہ ان کفریات کو نقل کرتے ہوئے میرے دل پر کیا گزر رہی ہے۔۔لیکن دوسری طرف میں آپ کو ان بناسپتی عاشقان رسول ﷺ کا اصل چہرہ دکھلانا چاہتا ہوں۔۔کہاں ہے وہ رضاخانی جو علماء اہلسنت کی صحیح عبارتوں میں بھی ستر ستر وجوہ کفر نکالتے ہیں کوئی بریلوی مجھے بتلائے گا کہ اس عبارت میں کتنے کفریات کی وجہ سے ملاں نعیم الدین کافر ٹھرتے ہیں۔۔۔؟؟؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

حضور ﷺ میاں بیوی کی ہمبستری کے وقت بھی حاضر و ناظر

حضور ﷺ زوجین کے جفت و ہمبستری ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں (العیاذ باللہ)

﴿مقیاس حنفیت ص ۲۸۲ بحوالہ رضاخانی مذہب﴾

احمد ﷺ کو احمد رضا کا انتظار

واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ کو میرے نصیب جاگے خواب نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں

صحابہ کرامؓ حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے لگتا تھا کسی کا انتظار ہے میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا فداک امی وابی کس کا انتظار ہے ؟فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے ﴿اعلی حضرت اعلی سیرت ص ۱۶۱، اکبر بک سیلرز لاہور﴾

کاش کہ رضاخانی خان صاحب کی بزرگی ثابت کرنے کیلئے اس جھوٹے واقع کو نقل کرنے کے ساتھ ساتھ اعلحضرت کی اس کرامت کو بھی ذکر کر دیتے جس میں مولوی احمد رضا خان چھ سات سال کی عمر میں اپنے محلے کی رنڈیوں کو اپنی "شرمگاہ" دکھاتے ہوئے پھر رہے تھے (بریلوی حضرات سے درخواست ہے کہ اس حوالے کا سکین پیج ضرور طلب کیجئے گا)۔

مولوی احمد رضا خان کی حمد بیان کرنا گویا حضور ﷺ کی حمد بیان کرنا ہے

آپ کا حامد ہے حامد سید کونین کا

ہے وہ تیری ع وشان احمد رضا خان

﴿اعلحضرت اعلی سیرت ص ۱۶۶﴾

احمد رضا خان حضور ﷺ کا معجزہ تھے

آپ کے اوصاف تک کس کی رسائی ہو بھلا

ہو نبی کے معجزے بس ختم ہے اس پہ سخن

﴿اعلی حضرت اعلی سیرت ص ۱۷۰﴾

یعنی میں آپ کے اوصاف کیا کیا بیان کروں اس تک تو کسی بشر کی پہنچ ہی نہیں بس بات اس پر ختم کرتا ہوں کہ آپ نبی ﷺ کا معجزہ تھے۔العیاذ باللہ

حضور ﷺ شاہ عالم کی صورت میں

دعوت غیر اسلامی کے امیر اہل بدعت الیاس قادری صاحب مولوی امجد علی اعظمی کی سیرت میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ:

اسی وقت سرکار مدینہ کی زیارت ہوئی سرکار ﷺ کے لبہائے مبارک کو جنبش ہوئی مشکبار پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے شاہ عالم تمھیں اپنے اسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لہذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھا دیا کرتا تھا (العیاذ باللہ) ﴿تذکرہ صدر الشریعہ ص ۳۶، ۳۷ مکتبۃ المدینہ﴾

قارئین کرام یہ عبارت اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے میں اس پر زیادہ تبصرہ نہیں کروں گا بس رضاخانی مفتیوں سے صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جب حضور ﷺ شاہ عالم کے شاگردوں کو پڑھا رہے تھے تو کیا ان شاگردوں کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔۔۔؟؟؟ کیا وہ شاگرد یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ڈائریکٹ بلاواسطہ حضور ﷺ کے شاگرد تھے۔۔۔؟؟؟؟

اولیاء کرام دلہنیں حضور ﷺ دلہا

عرس کے معنی ہیں شادی یا برات ہر مسلمان کیلئے عموما اور اولیاء کیلئے خصوصا دنیا قید خانہ ہے الدنیا سجن المومن و جنة الکافر اور موت کے دن حضرات کے دنیاوی غموم سے آزاد ہونے اور اپنے محبوب سے ملنے کا دن ہے لہذا یہ دن شادی کا دن ہے نیز مومن

سے نکیرین سوالات کے جوابات سن کر کہتے ہیں کہ دلہن کی طرح سو جا معلوم ہوا کہ لوگ بزبان ملائکہ دلہن بنائے گئے اس لئے یہ دن روز عرس یعنی شادی کا دن ہوا۔

تیسرے یہ کہ یہ دن حضور ﷺ سے ملنے کا دن ہے اور حضور عالم کے دولہا ہیں اور دلہا سے ملنے کی رات شب برات ہے

﴿مواعظ نعیمیہ حصہ دوم ص ۲۲۲﴾

غور کیا قارئین کرام مفتی احمد یار گجراتی کیا کہہ گئے اپنی ہذیانی کیفیت اور خطابت کے زور میں۔۔۔کہ تمام مومنین گویا دلہنیں ہیں اور حضور ﷺ ان کے دلہا اور چونکہ اس دن دلہا دلہن آپس میں ملتے ہیں لہذا ہم اسے عرس کہتے ہیں۔۔استغفر اللہ۔۔تف ہے تم پر ایک فرقہ بریلویہ۔

قارئین کرام عبارات تو اور بھی اس وقت میرے سامنے ہے لیکن وقت کی بہت تنگی ہے۔یہ چند مثالیں میں نے پیش کر دی ہیں انشاءاللہ اگر وقت ملا تو مزید حوالے بھی آئیں گے۔آپ حضرات سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ سیدنا عبد القادر

مصنف سید عبد القادر اربلی

قادری رضوی کتب خانہ لاہور

تفریح الخاطر 107 فی مناقب الشیخ عبد القادر

دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ لیکن ہم آپ
میں بھی یہ باتیں دیکھتے ہیں تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
بیٹے عبد الجبار میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک
میں فنا ہو گیا ہوں۔ اور مجھے بقا باالنبی کا مرتبہ حاصل ہو گیا ہے۔ اس
کے بعد آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ وجود میرے نانا سید الانبیاء صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود ہے نہ کہ عبد القادر کا وجود۔ بیٹے نے پھر عرض کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بادل سایہ کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ
میں یہ بات نہیں ہے (یعنی آپ پر بادل سایہ کیوں نہیں کرتا) فرمایا کہ
اس لئے کہیں مجھے لوگ نبی نہ کہنا شروع کر دیں۔

المنقبة الخامسة والثلاثون (۳۵)

معمولات غوث اعظم

روایت میں ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چھ سو پچاس
شاگرد تھے۔ جو آپ سے قرآن و حدیث اور دیگر علوم کی تعلیم حاصل
کرتے تھے۔ جس طالب علم کے پاس قلم نہ ہوتا اسے قلم عطا کرتے۔
اور جو آپ کے پاس باطنی تعلق قائم کرنے کیلئے آتا آپ اسے اپنے
ہاتھ سے سلسلہ مبارک لکھ کر عنایت فرماتے تھے۔ تو جب آپ کا وضو ٹوٹتا
تو آپ غسل فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو دست لگ گئے جس کی
وجہ سے آپ کو باون مرتبہ بیت الخلاء میں جانا پڑا تو آپ ہر دفعہ غسل

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

حضور پُرنور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت

مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی

قدس سرہٗ کے نعتیہ کلام، کا

حصہ دوم

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

باہتمام

مدینہ پبلشنگ کمپنی

مشہور محل، میکلوڈ روڈ، کراچی

قیمت:

حصہ دوم — حدائق بخشش

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث — وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

قد بے سایہ ظلِ کبریا ہے — تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب — قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

دلِ عشق و رخِ حسن آئینہ ہیں — اور ان دونوں میں تیرا ظل ہے یا غوث

تری شمع دل آرا کی تب و تاب — گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث

ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد — تری لیلیٰ ترا محمل ہے یا غوث

یہ تیری چمپئی رنگت حسینی — حسن کے چاند صبح دل ہے یا غوث

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے — کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث

الٰہی اس کا اُدھار ابرار کا ہو — جسے تیرا آتش حاصل ہے یا غوث

اشارہ میں کیا جس نے قمر چاک — تو اس مہ کا مہِ کامل ہے یا غوث

جسے عرشِ دوم کہتے ہیں افلاک — وہ تیری کرسی منزل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدیقِ اکبر — غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث

ملک کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں — وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے — وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث

فیوضِ عالمِ امی سے تجھ پر — عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں — وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں — وہ تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

۷

حصہ دوم — حدائق بخشش

انھیں تو قادری بیعت ہے تجھ سے — وہاں خالی جو مستبدل ہے یا غوث

یاد کا محتاج ہوتا ہے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔

عرض۔ ما شاء اللہ تو ما کان وما یکون میں ہے اور اللہ فرماتا ہے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ہم تم کو پڑھا دیں گے پھر تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے اس سے لازم آتا ہے کہ ما شاء اللہ کا علم حضور کو نہ رہا، حالانکہ وہ ما کان وما یکون میں سے ہے۔

ارشاد۔ ما شاء اللہ کس کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ آیات الٰہی کی نسبت کلام ہے اور آیات الٰہی صفت الٰہی ہے اور وہ قدیم ہے ما کان وما یکون میں داخل نہیں ما کان وما یکون تو ان حوادث کا نام ہے جو اول روز سے آخر روز تک ہوئے اور ہوں گے۔

عرض۔ سمدھن کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ خورجی جو گھوڑے کی زین میں لگی رہتی ہے اس میں قرآن شریف رکھا ہو ایسی حالت میں سوار ہو سکتا ہے؟

ارشاد۔ اگر گلے میں نہیں رکھ سکتا ہے اور خورجی میں رکھنے پر مجبور محض ہے تو جائز ہے۔

جاء الحق
حکیم الامت
مفتی احمد یار خاں

ضبط بھی دیتا ہے کہ دیکھتے ہیں مگر بے مرضی الٰہی راز فاش نہیں کرتے ہیں اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ہماری یہ تقریر اگر خیال میں رہی تو بہت مفید ہوگی۔ اِنْشَاءَاللّٰہ۔

اعتراض (۸) حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے بعض ازواج کے گھر شہد ملاحظہ فرمایا۔ اس پر حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ آپ کے دہن پاک سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ تو فرمایا کہ ہم نے مغافیر نہیں استعمال فرمایا۔ شہد پیا ہے۔ پھر حضور نے اپنے پر شہد حرام کر لیا۔ جب پر یہ آیت اتری لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ معلوم ہوا کہ اپنے دہن پاک کی بُو کا بھی علم نہ تھا کہ اس سے بُو آرہی ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس کا جواب اسی آیت میں ہے۔ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ اے حبیب یہ حرام فرمانا آپ کی بے خبری سے نہیں بلکہ ان معترض ازواج کی رضا کے لئے ہے نیز اپنے منہ کی بو غیب نہیں محسوس چیز ہے ہر صحیح الدماغ محسوس کر لیتا ہے کیا دیوبندی انبیاء کے حواس کو بھی ناقص ماننے لگے ان کے حواس کی قوت کو مولانا نے بیان فرمایا ؂

نطق آب و نطق خاک و نطق گِل ٭ ہست محسوس از حواسِ اہلِ دل
فلسفی گو منکر حنانہ است ٭ از حواسِ اولیاء بیگانہ است

اعتراض (۹) اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھا لیا۔ اگر جانتے ہوئے کھایا تو یہ خود کشی کی کوشش ہے۔ جس سے نبی معصوم ہیں۔

جواب:۔ اس وقت حضور علیہ السلام کو یہ بھی علم تھا کہ اس میں زہر ہے اور یہ بھی خبر تھی کہ زہر ہم پر بحکم الٰہی اثر نہ کرے گا۔ اور یہ بھی خبر تھی کہ رب تعالےٰ کی مرضی یہ ہی تھی کہ ہم اسے کھا لیں تاکہ بوقت وفات اس کا اثر لوٹے اور ہم کو شہادت کی وفات عطا فرمائی جاوے راضی برضا تھے۔

اعتراض (۱۰) اگر حضور علیہ السلام کو علم غیب تھا تو بیر معونہ کے منافقین دھوکے سے آپ سے ستر (۷۰) صحابہ کرام کیوں لے گئے! جنہیں وہاں لے جا کر شہید کر دیا۔ اس آفت میں انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کیوں پھنسایا۔

جواب:۔ جی ہاں حضور علیہ السلام کو یہ بھی خبر تھی کہ بیر معونہ والے منافقین ہیں اور یہ بھی خبر تھی کہ یہ لوگ ان ستر صحابہ کو شہید کر دیں گے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خبر تھی کہ مرضی الٰہی یہ ہی ہے اور ان ستر کی شہادت
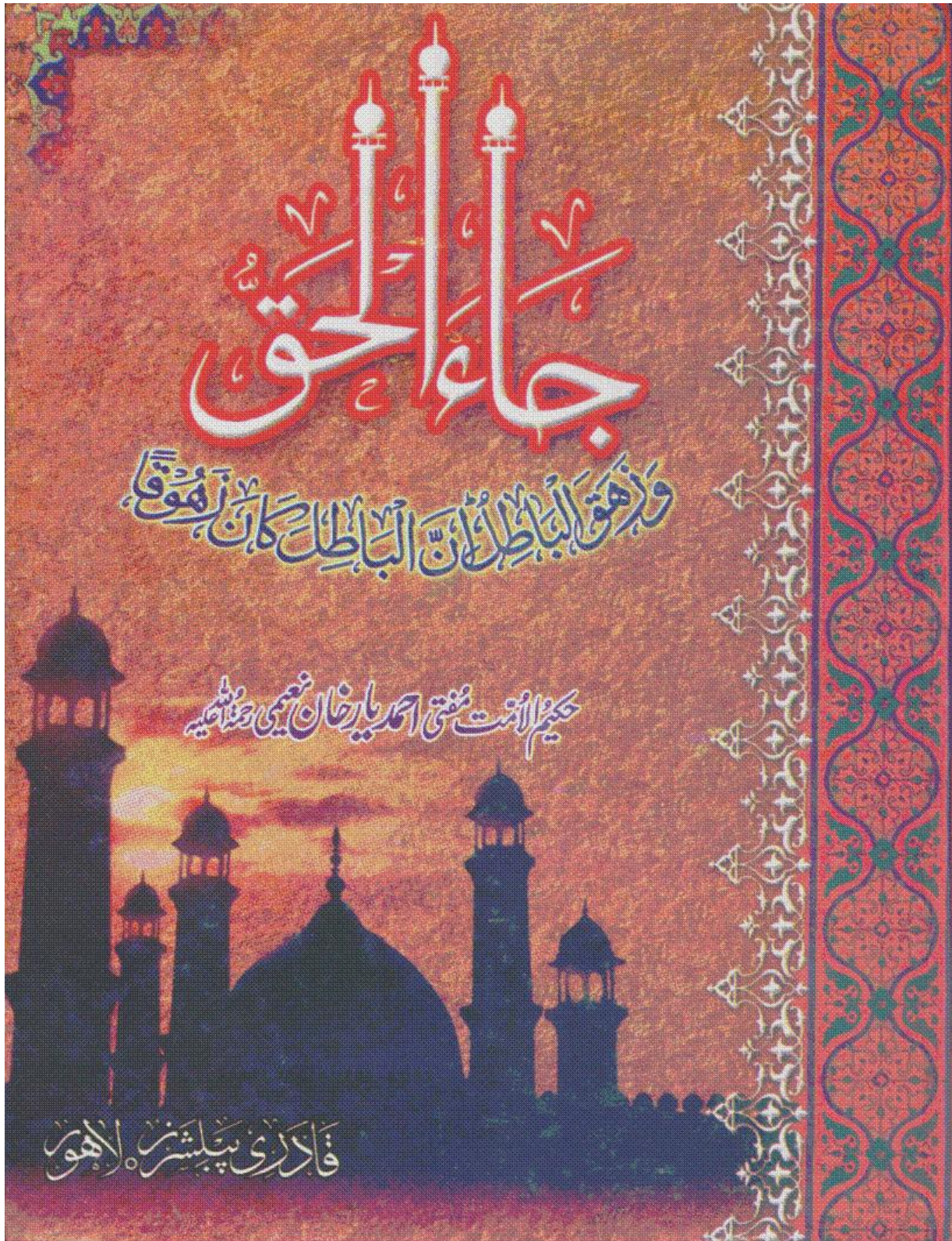
(۴) خود پروردگار عالم نے قرآن کریم میں حضور علیہ السلام کو یا محمد یا اخا مومنین کہہ کر نہ پکارا بلکہ یا ایھا النبی یا ایھا الرسول یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر وغیرہ وغیرہ پیارے القاب سے پکارا حالانکہ وہ رب ہے تو ہم غلاموں کو کیا حق ہے کہ ان کو بشر یا بھائی کہہ کر پکاریں۔

(۵) قرآن کریم نے کفار مکہ کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ وہ انبیاء کو بشر کہتے تھے۔

قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ (ص:۶،۷) کافر بولے نہیں ہو تم مگر ہم جیسے بشر اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو تم نقصان والے ہو۔

اس قسم کی بہت سی آیات ہیں اسی طرح مساوات بتانا یا انبیاء کرام کی شان گھٹانا طریقہ ابلیس ہے کہ اس نے کہا:
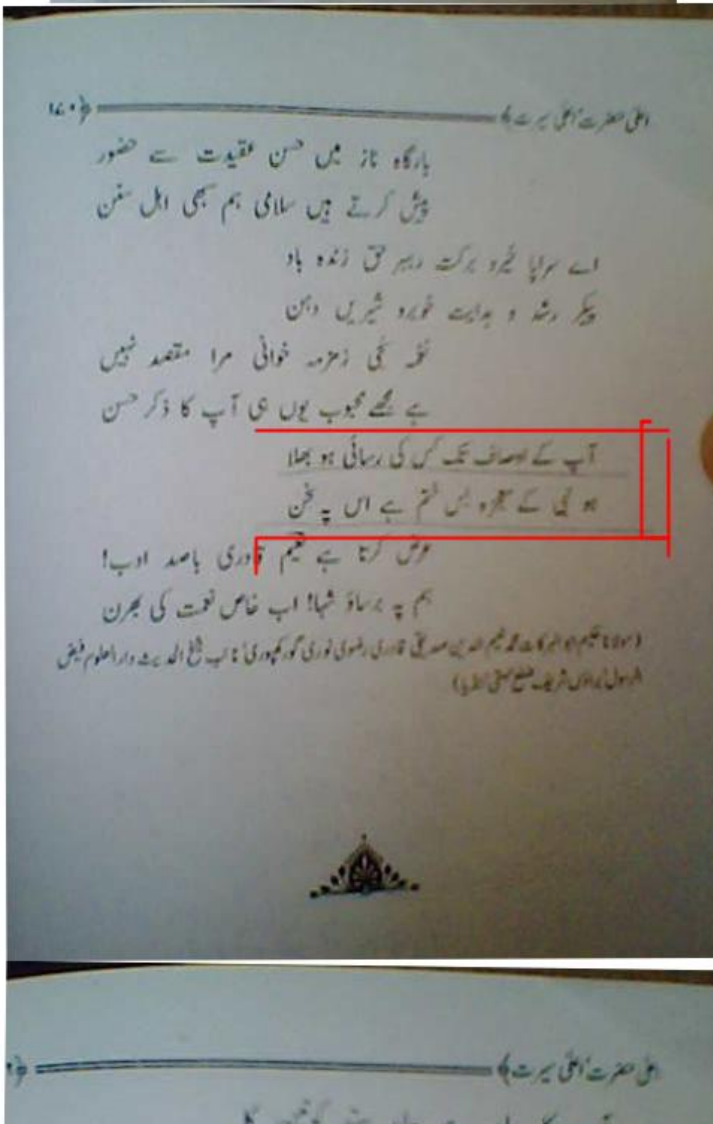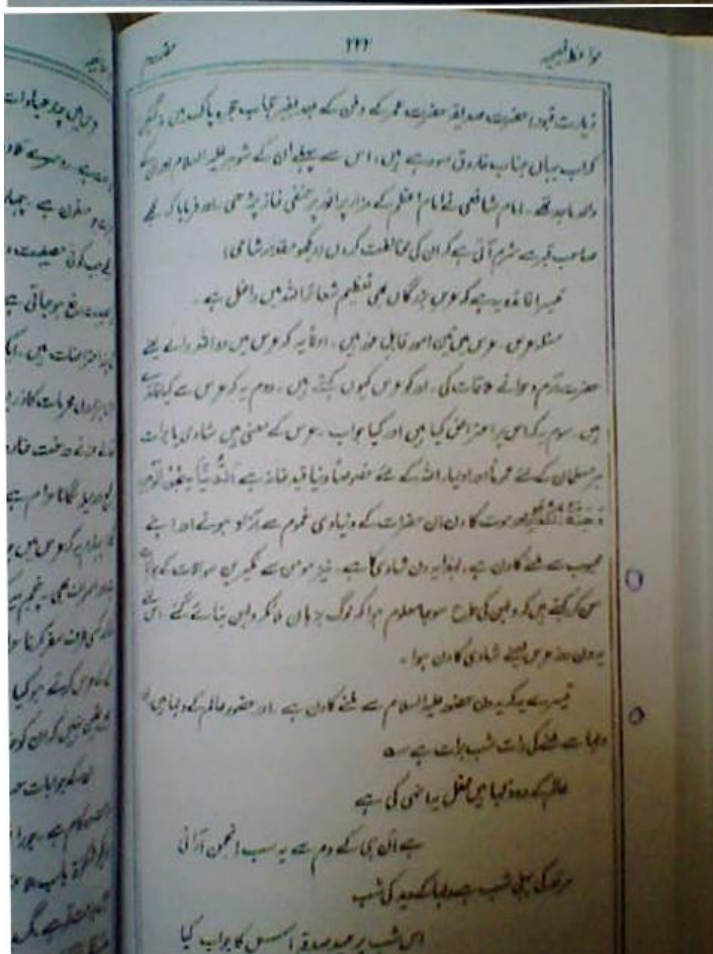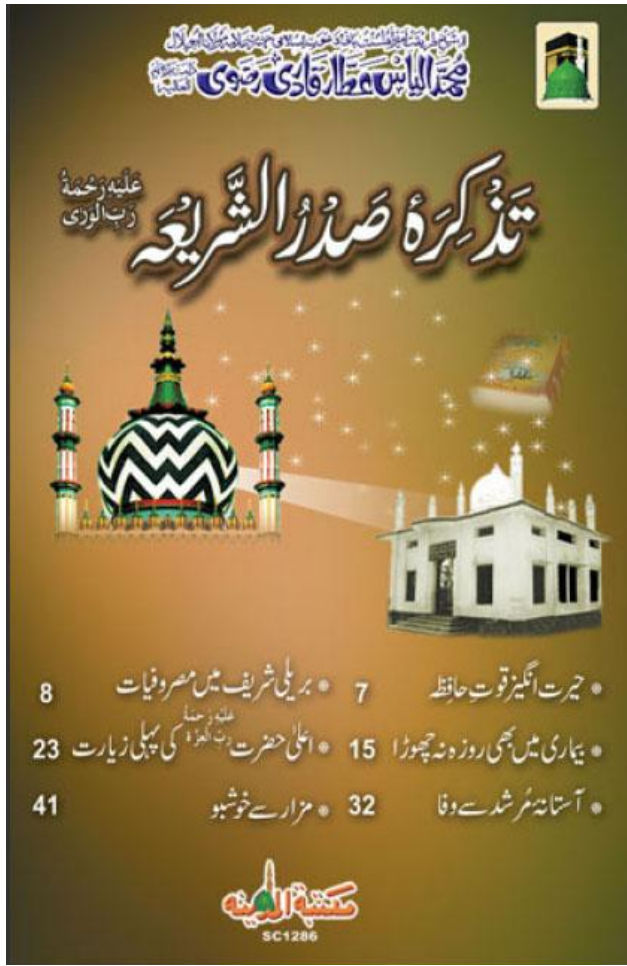
بارگاہ ناز میں حسنِ عقیدت سے حضور
پیش کرتے ہیں سلامی ہم بھی اہلِ سخن

اے سراپا خیر و برکت رہبرِ حق زندہ باد
پیکرِ رشد و ہدایت خوبرو شیریں دہن

نغمہ کی زمزمہ خوانی مرا مقصد نہیں
ہے مجھے محبوب یوں ہی آپ کا ذکرِ حسن

آپ کے اوصاف تک کس کی رسائی ہو بھلا
ہو ہی کے عجز و بس ختم ہے اس پہ سخن

عرض کرتا ہے نعیم قادری باصد ادب!
ہم پہ برساؤ شہا! اب خاص نعمت کی بھرن

(مولانا حکیم ابو البرکات محمد نعیم الدین صدیقی قادری رضوی نوری گورکھپوری نائب شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی یوپی)

تذکِرۂ صدرُ الشّریعَہ (36)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نعت شریف سنتے ہوئے اشک باری

منقول ہے کہ جب نعت شروع ہوتی تو صدرُ الشّریعہ علیہ رحمۃ ربّ الورٰی مُؤَدَّب بیٹھ کر دونوں ہاتھ باندھ لیتے اور آنکھیں بند کر لیتے۔ انتہائی وقار و تَمکِنَت (تَم۔کِ۔نَت) کے ساتھ پُرسکون ہو جاتے اور پورے **اِنہماک وتوجُّہ** سے سنتے۔ پھر کچھ ہی دیر بعد آنکھوں سے سَیلِ اَشک اس طرح **جاری** ہو جاتے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے۔ **نعت** پڑھنے والا نعت پڑھکر خاموش ہو جاتا اس کے بعد بھی کچھ دیر تک یہی خودفراموشی طاری رہتی۔

متاعِ عشقِ سرکارِ دو عالم ہو جسے حاصل
کشش اِس کیلئے کیا ہوگی دنیا کے خزینے میں

حضرتِ شاہِ عالم کا تخت

حضرتِ سیِّدُنا شاہِ عالم علیہ رَحْمَۃُ اللہ الاکرم بہُت بڑے عالمِ دین اور پائے کے ولیُّ اللہ تھے۔ مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (گجرات الھند) میں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی لگن کے ساتھ علمِ دین کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک بار بیمار ہو کر صاحبِ فَراش ہوگئے اور پڑھانے کی چُھٹیاں ہوگئیں۔ جس کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے حد افسوس تھا۔ تقریباً چالیس دن کے بعد صحّت یاب ہوئے اور مدرَسے میں تشریف لاکر حسبِ معمول اپنے تخت پر تشریف فرما ہوئے۔ چالیس دن پہلے جہاں سبق چھوڑا تھا وہیں سے پڑھانا شروع کیا۔ طَلَبہ نے مُتَعَجِّب ہو کر عرض کی: حضور: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ مضمون تو بہت پہلے پڑھا دیا ہے گزشتہ کل تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فُلاں سبق پڑھایا تھا! یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوراً مُراقِب ہوئے۔ اُسی وقت **سرکارِ مدینہ**، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطَّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زِیارت ہوئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لبہائے مبارَکہ کو جنبش ہوئی، مُشکبار پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''**شاہِ عالم!** تمہیں اپنے اَسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لہٰذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھا دیا

مقام اشاعت رضوی کتبخانہ بہاری پور بریلی

جنکو
جناب سید ایوب علی صاحب رضوی بریلوی مہتمم
رضوی کتب خانے نے جمع کیا

حدائق بخشش
حصہ سوم

مشتمل بر قصائد

رضوی کتبخانہ رجسٹرڈ نمبر ۲۰۴۴
بہاری پور بریلی سے شائع ہوا

بار اول ۵۰۰ جلد
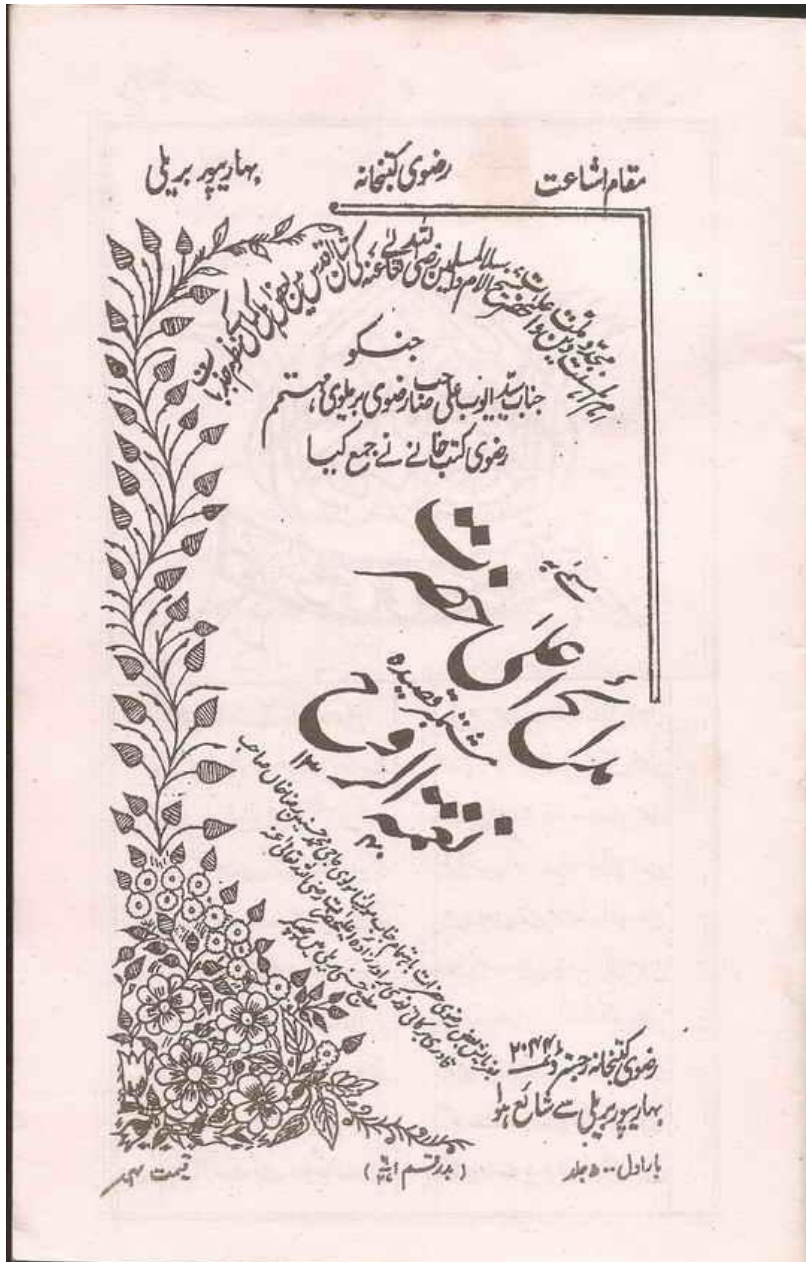
تیرے در کا میں بھی ہوں ادنیٰ گدا	بھیک ہو داتا عطا احمد رضا	واسطہ سرکار جیلاں کا شہا
مجھ کو لے اپنا بنا احمد رضا	مصطفیٰ حامد کا صدقہ ہو عطا	پوری ہو میری دعا احمد رضا
میرے بھائی ہے لقب جن کا عبید	لطف ہو ان پر سدا احمد رضا	ان کے دل کی سب مرادیں ہوں حصول
واسطہ اچھے کا یا احمد رضا	تیرے صدقے میں رہیں منصور وہ	دشمنوں پر ہر جگہ احمد رضا
باغ رضوی میں رہے ہر دم بہار	پوری ہو یہ التجا احمد رضا	قادری رضوی سدا پھولیں پھلیں
اپنے رب سے کر دعا احمد رضا	تیرے روضہ پر ہوا حاضر گدا	اب دخالی تو بھرا احمد رضا
شان اپنی پھر دکھا احمد رضا	دشمنوں کو دے مٹا احمد رضا	نجدیوں پر قہر کی بجلی گرا
واسطہ سرکار کا احمد رضا	کالی کالی کفر کی چھائی گھٹا	نور چمکا دے ذرا احمد رضا
نجدیوں نے پھر چڑھائی کی شہا	ان کو دے جلدی مٹا احمد رضا	دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے
آپ فرمائیں دعا احمد رضا	ہر طرف سے گھیرے میں اعدائے دیں	میرے ایماں کو بچا احمد رضا

عرض کرتا ہے اب محبّ
نزع میں جلوہ دکھا احمد رضا

امام برحق احمد رضا سلام علیک	جناب نائب غوث الوریٰ سلام علیک
کبھی جو تیرا گزر ہو رضا کے روضہ پر	تو عرض کرنا میرا بھی صبا سلام علیک
غلام تیرے ہیں جو اُن کو ہے نہیں کچھ غم	تو ان کا حامی ہے احمد رضا سلام علیک
ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہم کو	چھپا لے ہم کو تو زیرِ ردا سلام علیک
جو نجدیوں نے نہ دیکھا ترا جمال و کمال	تو کعبہ والوں نے دیکھا شہا سلام علیک
ہمیشہ سر پہ غلاموں کے یہ رہیں قائم	جناب مصطفیٰ حامد رضا سلام علیک
جو ان کے ہاتھ میں ہے ہاتھ ہے وہ تیرے ہاتھ	کہ ہاتھ تیرے ہیں یہ لے رضا سلام علیک
ترا ہی جلوۂ زیبا ہے ان کے چہروں میں	ترے جمال کے ہیں آئینہ سلام علیک

دعا محبّ کی ہے یارب رضائے احمد سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام الانبیاء علیہ السلام کی شان میں گستاخی

آپ کے کمال کے بعد آپ ﷺ کا زوال شروع ہوا نعوذ باللہ

رضاخانی ملاں ابوالحسنات یوں حضور ﷺ کی شان میں توہین آمیز کلمات لکھتا ہے:

الیوم الکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ۔۳) یعنی اے حبیب ﷺ آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل فرما دیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں۔ اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ آقائے مدینہ رحمت مجسم ﷺ نے اس آیت میں سے رائحہ انتقال فرمائی۔ اس لئے کہ ہر شے میں بعد کمال زوال ہوتا ہے۔

چو آفتاب بہ نصف نہار یافت کمال

مقرر است کہ رو مے نہد بسوئے زوال

﴿اوراق غم ص ۱۲۵، ضیاء القرآن پبلیکیشنز﴾

اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ہر لمحہ اور ہر آن حبیب کبریا ﷺ کے درجات بلند ہوتے ہیں اور مراتب میں ترقی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس بریلوی مذہب کا عقیدہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ ان کے نزدیک حضور ﷺ کا زوال ہوئے تقریبا چودہ سو سال سے بھی اوپر گزر چکے ہیں (العیاذ باللہ)۔ بات یہ ہے ان لوگوں نے جو بھی بات کی تو اس سے گستاخی ہی کی بو آئی۔

ذرا غور کیجئے اور رضاخانی گستاخوں کو داد ستم دیجئے کہ وہ کس دلیری سے آپ ﷺ کے سفر آخرت کو آپ ﷺ کا زوال کہہ رہا ہے انصاف کیجئے کہ اللہ تعالیٰ تو خود حضور ﷺ کو بشارت دے کہ آنے والی ہر گھڑی آپ ﷺ کیلئے بہتر ہوگی اور مولوی احمد رضا خان کا خلیفہ ابوالحسنات کہتا ہے کہ نہیں بعد میں زوال ہوگا۔ وہ اگر قرآن کریم ہی دیکھ لیتے تو ان کو یہ آیت ضرور مل جاتی:

وللاخرۃ خیر لک من الاولی (سورہ والضحیٰ پارہ ۳۰)

اور البتہ ہر بعد کی گھڑی آپ (ﷺ) کیلئے پہلی سے بہتر ہوگی

معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی روشنی میں کوئی شخص آپ ﷺ کی وفات کو آپ ﷺ کا زوال نہیں کہہ سکتا اور جب رضاخانی گستاخی اور بے ادبی پر اتر جائیں تو بے ادب قرآن سے بھی نہیں سیکھ سکتا۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو قرآن سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس قسم کی خرافات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت حنفی دیوبند

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

اوراقِ غم
علامہ ابوالحسنات
سید محمد احمد قادری
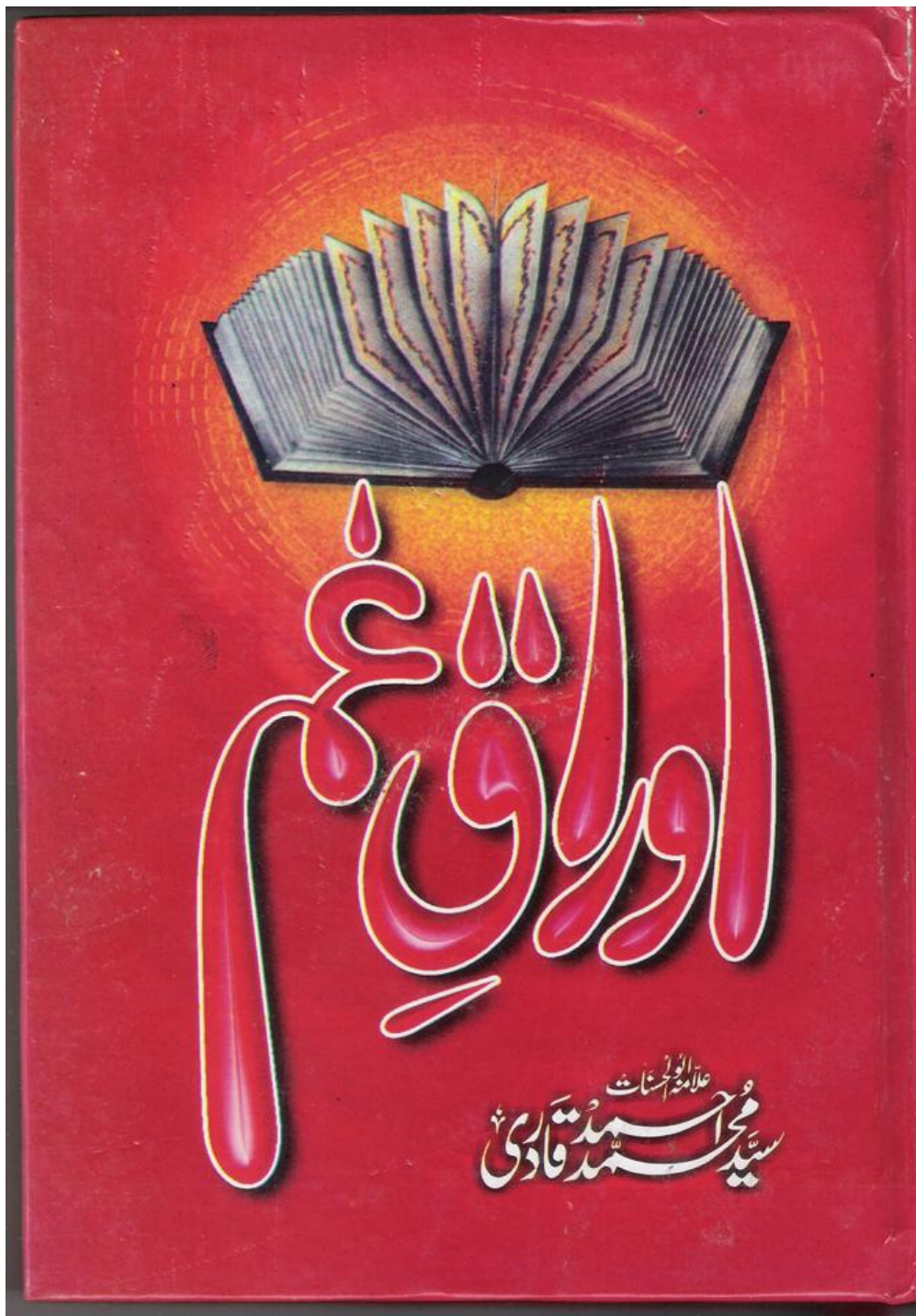
دربار گاہ حشر چہ سلطان چہ بینوا
برآستان مرگ چہ درباں چہ بادشاہ

اگر کسی کو اس جہاں میں حیات ابدی اور بقائے سرمدی زیبا بھی ہوتی تو وہ محض انبیاء و مرسلین کے شایان شان تھی۔ اس لئے کہ وہ ہستیاں ہادی اور سالک راہ استقامت تھیں۔ اگر کسی کو موت مہلت دیتی ہے اور دروازۂ بقاوا ہوتا ہے تو خصوصیت سے سید الاصفیا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لئے زیبا تھا۔ کیونکہ آپ نے ہی فرمایا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلِدَ آدَمَ۔ ہم اولاد آدم کے سردار ہیں۔ مگر انتقال جسمانی بہ سرائے جاودانی ان کے لئے بھی لازمی و ضروری ہوا۔ قرآن پاک میں خود انہی کو مخاطب بنا کر فرمایا:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۝ (الزمر)

اے حبیب آپ بھی دنیا سے جانے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔
کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

وَلَوْ كَانَ اِنْسَانٌ يَدُوْمُ بَقَاهُ
لَمَا مَاتَ خَيْرُ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدًا

اگر انسان باقی رہنے والا ہوتا تو خیر المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کا انتقال جسمانی بھی نہ ہوتا۔

اندیشہ زمرگ مصطفیٰ باید کرد
شادی طرب جملہ رہا باید کرد
چوں سید ہر دوکون جاوید نماند
مارا طمع خام چرا باید کرد

روایت ہے کہ سال دہم ہجری میں حضور ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور مقام عرفات میں روز عرفہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ

الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ:3)
یعنی اے حبیب (ﷺ) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل فرمادیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کردیں۔ اور تمہارے لئے اسلام کو دین بنا کر پسند کیا۔
آقائے مدینہ رحمت مجسم ﷺ نے اس آیت میں سے رائحہ انتقال پائی۔ اس لئے کہ ہر شے میں بعد کمال زوال ہوتا ہے۔

چو آفتاب بہ نصف النہار یافت کمال
مقرر است کہ روے نہد بسوئے زوال

تو آفتاب رسالت، مہتاب نبوت، خورشید ہدایت، نیر محبوبیت جب ہر طرح اپنے کمال کو پہنچ گیا تو اب نظر سفلا میں اس کا زوال لازمی ہوا۔ جب وزیر، دبیر نظم مملکت کر چکا تو وزیر سے کا الٹو اضروری ہوا تا کہ وہ اپنے دار السلطنت میں قرار پکڑے۔ چنانچہ جب تکمیل اسلام اور اتمام انعام ہو چکا تو ناظم عالم سید نبی آدم ﷺ کو اس مصیبت خانہ دنیا میں رہنے سے تعلق بھی کیا رہا۔
روایت ہے کہ بعد خطبہ حج حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس کسی کو جو کچھ پوچھنا، لینا، مانگنا ہے اب مانگ لے شاید آئندہ سال تم ہمیں یہاں نہ پاؤ اور شاید کل بروز قیامت تم سے پوچھا جائے کہ محمد ﷺ نے کس طرح زندگی بسر کی بتاؤ کیا جواب دو گے"۔ سب نے عرض کی کہ ہم یہی جواب دیں گے کہ ادائے حقوق رسالت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ فرمایا تھا۔ نہایت ایمانداری اور عدل پروری میں امور سیاست و مذہب پورے کامل فرمائے۔ وعظ و نصیحت میں کوئی کمی نہ رکھی۔ حضور ﷺ نے انگشت سبابہ آسمان کی طرف بلند فرمائی اور پھر زمین کی طرف کی۔ اس وقت زبان مبارک پر یہ لفظ تھے:
اَللّٰھُمَّ اَشْھِدْ! اَللّٰھُمَّ اَشْھِدْ۔ الٰہی گواہ رہ! الٰہی گواہ رہ۔
بعد اس کے جب حج سے مراجعت فرمائی۔ اثنائے راہ ایک منزل پر اترے اس مقام کو غدیر خم کہتے ہیں یہ متصل مقام جحفہ کے ہے۔ یہاں ظہر کی نماز اول وقت پڑھی۔ اس کے بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد یار گجراتی کی امام الانبیاء علیہ السلام کی شان میں گستاخی

بریلوی ملاں اور مفتی، احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ خنزیر کو اللہ تعالی نے حرام فرمایا اور کتے بلے حضور ﷺ کیلئے رکھ چھوڑے تا کہ وہ اس کو حرام فرماویں

اصل عبارت ملاحظہ ہو:

رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کروں اور اس کے باقی اجزاء (پوست، مغز، گردہ، منہ۔۔ازناقل) میرے حبیب حرام فرماویں، جیسے اس نے صرف سور کو حرام کیا اور باقی کتا، بلا اس کے حبیب نے (حرام کیا۔۔ازناقل)۔ ﴿نورالعرفان ص ۳۲﴾۔

شریعت کے مسائل میں کیا خدا اور رسول ﷺ ایک دوسرے کے قسیم ہیں۔۔؟؟ جن میں تقسیم کار جاری ہوئی یا اللہ کے رسول اللہ کے ماتحت ہوتے ہیں؟؟؟۔پھر رضاخانیوں نے اگر حضور ﷺ کو خدا کے مقابل ہی رکھنا تھا تو آپ ﷺ کی کارکردگی کیلئے انھوں نے کتے اور بلے ہی منتخب کرنے تھے؟۔ رضاخانیوں شرم کرو اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ اتنی بے ادبیوں پر اور گستاخیوں کے ساتھ میدان محشر میں حضور ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟۔

کیا رضاخانی ملاں کو کتے اور بلے کے سوا کسی اور چیز کا نام ہی یاد نہ تھا جس کیلئے وہ پیغمبر ﷺ کو منتخب کر رہے تھے اور جس انداز سے رضاخانی ملاں نے حضور ﷺ کو ذکر کیا ہے کیا یہ حضور ﷺ کی شان میں کھلی گستاخی نہیں؟ کیا امام الانبیا ﷺ دنیا میں کتے اور بلے حرام کرنے آئے تھے؟؟۔(معاذ اللہ)۔
اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو چیز بھی مومنوں کیلئے حلال ہوئی وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہوئی ہے اور جو چیز بھی حرام ہوئی ہے وہ بھی اللہ تعالی ہی نے حرام کی ہے، اور اس پر قرآن شاہد ہے کہ حضور ﷺ کے اختیار میں تحلیل وتحریم نہ تھا مگر رضاخانی مذہب کی بنیاد ہی گمراہی کی تعلیم دینا ہے اور اس پر دعوی عاشق رسول ﷺ ہونے کا افسوس۔

كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ

اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے بہرے

بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ

گونگے اندھے تو انہیں سمجھ نہیں اے ایمان والو کھاؤ

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں ۱ اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو ۲

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ

اس نے یہی ۳ تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت ۴ اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے

لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ

کر ذبح کیا گیا ۵ تو جو ناچار ہو ۶ نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں ۷

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۸ وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب ۹ اور اس

الْكِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۙ اُولٰٓىِٕكَ مَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ

کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں ۱۰ وہ اپنے پیٹ میں

بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ ۚۖ

آگ ہی بھرتے ہیں ۱۱ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۱۲ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے ۱۳ گمراہی مول لی

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار (برداشت) ہے یہ اس لیے کہ

اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْكِتٰبِ

اللہ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری ۱۴ اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے

لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ

وہ ضرور پرلے سرے کے جھگڑالو ہیں کچھ اصل نیکی یہ نہیں ۱۵ کہ منہ مشرق

منزل ۱

۱ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ عبادات کی طرح بوقت ضرورت کھانا پینا بھی اہم فرض ہے کیونکہ اس پر تمام فرائض کی ادا موقوف ہے دوسرے یہ کہ ہمیشہ پاک اور حلال چیزیں کھانا چاہئے تقویٰ کے یہ معنی نہیں کہ اچھے کھانے چھوڑے بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ حرام چیزیں چھوڑ دے ۲ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نعمت کا شکریہ ادا کرنا دیگر عبادات کی طرح ضروری ہے کیونکہ یہاں بھی امر کا صیغہ ارشاد ہوا اور ہر نعمت کا شکریہ اس نعمت کی طرح ہوگا۔ دوسرے یہ کہ یہ تمام احکام مومنوں کے لئے ہیں اسی لئے اس مضمون کو اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے شروع فرمایا کافر کچھ کھاتا پھرے ہمیں اس سے تعلق نہیں اسلامی سلطان اسے زبردستی نہ روکے گا ۳ یہاں اِنَّمَا کا حصر اضافی ہے حقیقی نہیں یعنی جن جانوروں کو تم نے حرام سمجھ رکھا ہے، جیسے بحیرہ وغیرہ وہ حرام نہیں۔ حرام صرف یہ ہیں جو ہم نے فرمادیئے۔ اس آیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ کتا، بلا حلال ہو جائے۔ حضور ﷺ کا حرام فرمایا ہوا رب کے حرام کئے ہوئے کی طرح ہے۔ ۴ سور کے تمام اجزاء حرام ہیں گوشت مغز گردہ وغیرہ۔ رب فرماتا ہے فَاِنَّهٗ رِجْسٌ (انعام: ۱۴۵) اور رجس یعنی پلید چیز حرام ہی ہوتی ہے لیکن رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کروں اور اس کے باقی اجزاء میرے حبیب حرام فرمائیں۔ جیسے اس نے صرف سور کو حرام کیا۔ باقی کتا، بلا وغیرہ اس کے حبیب نے۔ ۵ اور جس پر زندگی میں غیر خدا کا نام پکارا گیا وہ حلال ہے، جیسے بحیرہ اور سائبہ جانور یا جیسے زید کی گائے اور عمرو کا بکرا۔ جب گنگا کا پانی حرام نہیں اور خود گائے جو مشرکین کی معبود ہے حرام نہ ہوئی تو صرف ان کی طرف نسبت کیسے حرام کر دے گی ۶ اس ناچاری کی کئی صورتیں ہیں۔ بھوک سے جان جاتی ہے اور سوا حرام کے کوئی حلال غذا موجود نہ ہو۔ کوئی شخص اسے حرام کھانے پر مجبور کرتا ہے۔ کوئی سخت بیمار ہے طبیب حاذق یہ کہتا ہے کہ حرام ہی میں تیری شفا ہے۔ اس کے سوا کسی چیز سے تجھے آرام نہ ہوگا ایسی صورتوں میں حرام کھانا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر نہ کھائے اور مر جائے تو حرام موت مرے گا۔ اگر بلا قصد ضرورت سے کچھ زیادہ کھا گیا تو اللہ معاف فرمائے گا ۷ اس سے معلوم ہوا کہ مجبوری کے وقت حرام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں دوسرے یہ کہ بقدر ضرورت ہی حلال ہوں گی زیادہ نہیں اگر چھٹانک سے کام نکل سکتا ہو تو آدھ پاؤ نہ کھاؤ ۸ معلوم ہوا کہ اگر ایسا مجبور اندازہ صحیح نہ کر سکے اور ضرورت سے زیادہ کچھ کھا جائے تو اللہ بخش دے گا وہ بڑا غفور اور رحیم ہے ۹ کتاب چھپانے کی کئی صورتیں ہیں۔ اصلی آیات ہی ظاہر نہ کی جاویں۔ آیات کے مطالب ظاہر نہ کئے جائیں۔ آیتوں کے غلط مطلب لوگوں کو بتائے جائیں۔ اللہ کے احکام بدلے جائیں ۱۰ شان نزول، یہود مدینہ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے کہے ہوئے تھے کہ نبی آخر الزمان بنی اسرائیل میں ہوں گے اس امید پر حضور ﷺ کے اوصاف حق ...

بسم الله الرحمن الرحيم

ملاں منظور فیضی کی امام الانبیا ﷺ کی شان میں گستاخی

حضور ﷺ لوگوں کو بریلوی جلسہ کی طرف بلاتے تھے

رضاخانی ملاں منظور فیضی اپنی کتاب ''مقام رسول'' میں اپنی دستار بندی کا ذکر کرتے ہوئے محبوب خدا ﷺ کی بایں الفاظ توہین کرتا ہے:

ماہ شوال ۱۳۷۸ھ کا واقعہ ہے جس سال اس فقیر کی دستار بندی ہوئی۔ رازی دوراں شیخ الحدیث حضرت قبلہ علامہ سیدی و استاذی سید احمد سعید شاہ کاظمی کے مدرسہ انوار العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ تھا، حضرت مرشد کریم قبلہ شاہجمالی رحیم کے بعض مریدوں نے انوار العلوم کی مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے بحالت تشہد حضور سرورکائنات کو مدرسہ انوار العلوم سے جلسہ گاہ انوار العلوم باغ لانگے خان کی طرف جاتے دیکھا کہ حضور (ﷺ) اپنے مبارک ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو جلسہ شمولیت کیلئے بلاتے تھے۔ فللہ الحمد۔ کاتب الحروف فقیر منظور احمد فیضی۔ ﴿مقام رسول حصہ دوم ص ۴۲۵﴾

رضاخانی ملاں نے مدرسہ اندھیر العلوم کے جلسہ کی عظمت بڑھانے کیلئے کس قدر من گھڑت افسانہ گھڑا ہے۔تا کہ لوگ سمجھیں مدرسہ اندھیر العلوم کا کتنا مبارک جلسہ تھا جس میں خصوصی طور پر امام الانبیاء ﷺ بھی شریک ہوئے۔ہم رضاخانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ ان کا عقیدہ ''حاضر و ناظر'' کہاں گیا کہ حضور ﷺ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں اور حضور ﷺ کا بقول رضاخانیوں کے جلسہ میں تشریف لیجانا یہ حاضر وناظر ہونے کی نفی کرتا ہے، کیونکہ جو حاضر وناظر ہوتا ہے اسے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی، اور جو جایا کرتا ہے وہ حاضر وناظر نہیں۔

طرفہ تماشہ دیکھئے کہ یہ ملاں کہتا ہے کہ شاہجمالی کے مریدوں نے نماز میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ خود بھی جلسہ گاہ کی طرف جارہے ہیں اور لوگوں کو بھی جلسہ گاہ کی طرف بلاتے تھے۔۔یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے رضاخانیوں نے نماز کی حالت میں باہر جلسہ گاہ میں حضور ﷺ کو کیسے دیکھ لیا۔؟؟؟ یہ بالکل جھوٹ ہے محض جالی غزالی کاظمی کی عظمت اور اپنے مدرسہ کی عظمت بیان کرنے کیلئے یہ جھوٹا افسانہ گھڑا کیا اور یہ فراموش کر گئے کہ اس میں حضور ﷺ کی کتنی توہین ہے۔اور اس پر دعوے ان کا عاشقان رسول ﷺ اور محب رسول ﷺ ہونے کا اور گستاخ رسول ﷺ کے فتوے دوسروں پر۔

لیکن یقین جانئے یہ حوالہ دیکھنے کے بعد رضاخانی کہیں گے کہ اس میں اعتراض والی کونسی بات ہے؟؟؟ صرف اس لئے کہ یہ گستاخی ان کے ملاں نے کی ہے لیکن اگر یہی واقعہ العیاذ باللہ کسی دیوبندی کی کتاب میں ہوتا تو بریلوی اس پر عنوان لگاتے کہ ''حضور ﷺ دیوبندیوں کے جلسہ کے دربان'' العیاذ باللہ اور کہتے کہ اس کی وجہ سے یہ ایک سو ایک وجہ سے کافر ہوئے اور جو ان کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔

تف ہے ان منافقوں پر جو عشق رسول ﷺ کا منافقانہ نعرہ لگا کر دن رات حضور ﷺ کی توہین میں مصروف ہیں۔اور عشق رسول ﷺ کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنی جیبیں گرم کررہے ہیں۔اور علمائے اہل حق سے لوگوں کو متنفر کررہے ہیں۔۔لیکن چاند پر تھوکو گے تو منہ اپنا ہی لتھڑے گا۔اللہ پاک ان جیسے بدمذہبوں سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔آمین۔

...ن والتحقیق والعرفان، سندالعشق والوجد محبّ النبی الاحد حضرت قبلہ سیّدی ومولائی ... شاہ جمالی قدس سرہ العالی (متوفی ۸۔ رجب ۱۳۶۴ھ مرقدہ فی قریۃ سندیلہ ... مضافات ڈیرہ غازی خاں یزار ویتبرک ویستفاد ویستفاض منہ) آپ بارہا عالم رویا ... جاگتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مستفیض ہوتے اور بہت ... حضور سے مسائل دریافت کئے اور حدیثوں کے متعلق پوچھا۔ ایک دفعہ آپ نے حضور ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت کی ٹکٹ مانگی حضور نے فرمایا ابوبکر صدیق سے ... چنانچہ آپ ابوبکر صدیق سے مُہر لگوا لاتے۔ پھر جنت کی ٹکٹ حاصل کی۔ اخبرنی ... حدثنی الشیخ الشاہ جمالی ۱۲ اف آپ تو آپ آپ کے بعض مریدوں کو بھی شیخ ... مکی جیسی ایک نماز نصیب ہوئی ہے۔ ماہ شوال ۱۳۷۶ھ کا واقعہ ہے۔ جس ... فقیر کی دستار بندی ہوئی۔ رازی دوراں شیخ الحدیث حضرت قبلہ علامہ سیّدی و استاذی ... سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی کے مدرسہ انوار العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ تھا۔ ... مرشد کریم قبلہ شاہ جمالی رحیم کے بعض مُریدوں نے انوار العلوم کی مسجد میں نماز ادا کرتے ... التشہد حضور سرورِ کائنات کو مدرسہ انوار العلوم سے جلسہ گاہ انوار العلوم باغ ... کی طرف جاتے دیکھا کہ حضور مُبارک ہاتھ کے اِشارہ سے لوگوں کو جلسہ کی ... کے لئے بلاتے تھے۔ فللّٰہ الحمد۔

... الحروف فقیر منظور احمد فیضی ابنِ اُستاذ العلماء العارف الکامل حضرت مولانا محمد ظریف ... رضاء علی لامعۃ اپنے مُرشدِ کریم حضرت قبلہ شاہ جمالی غریب نواز کی خدمتِ عالیہ ... کرتا ہے ؎

خواجہ من قبلہ من دینِ من ایمانِ من
یک نگاہے گاہے گاہے از طفیلِ پنجتن
آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشم بما کنند

... سیوطی فرماتے ہیں کہ کسی ولی کی حکایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ کسی فقیہ کی مجلس میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بریلویوں کا حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ پر جہالت کا فتوی (نعوذ باللہ)

ڈاکٹر مجید اللہ قادری قرآن کے تقابلی جائزہ نامی اپنے رسالے کے صفحہ نمبر ۹۷ پر حکیم الامتؒ اور شیخ الہندؒ کے ترجموں پر اعتراض کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سورہ بلد کی آیت نمبر ۱۰ وھدینا ہ النجدین کا ترجمہ خیر و شر کرنا جو حکیم الامتؒ اور شیخ الہندؒ نے کیا ہے بالکل غلط ہے اور یہ نجد کے معنی سے جہالت کی بنیاد پر کیا ہے جبکہ اس سے مراد ابھرا ہوا یعنی ماں کے پستان ہیں۔ (اصل سکین نیچے ملاحظہ فرمائیں)۔

لیکن بریلوی ملاں کا یہ اعتراض صرف حکیم الامتؒ اور شیخ الہندؒ پر نہیں بلکہ براہ راست نبی اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ پر ہے اور محض اپنی جہالت اور علمائے دیوبند سے بغض کی بناء پر اس شخص نے اس قسم کی ہفوات کہی ہیں۔ حکیم الامتؒ اور شیخ الہندؒ نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بالکل درست ہے ہم ابھی ثابت کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی اس آیت سے مراد: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ جن کو قرآن فہمی کی دعا خود حضور ﷺ نے دی وہ فرماتے ہیں کہ و ھدیناہ النجدین قال الخیر و الشر (تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۴۰۴) اس مراد خیر اور شر ہے۔

حضرت علیؓ و ابن عباسؓ و عکرمہ تابعیؒ کی اس آیت سے مراد: اسی تفسیر ابن کثیر میں مرقوم ہے کہ کذا روی عن علی و ابن عباس و مجاھد و عکرمۃ (تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۴۰۴) اور اسی طرح روایت یہی تفسیر حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور مجاہدؒ اور عکرمہؒ سے روایت کی گئی ہے ۔۔۔ جناب فتوی لگائیں کیا ابن مسعود حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابہ کرام اور حضرت مجاہدؒ اور حضرت عکرمہؒ جیسے تابعین کرام آپ کے نزدیک ''نجد'' کا معنی نہ جانتے تھے؟؟ اور کیا وہ اس سے جاہل تھے (العیاذ باللہ) کچھ تو سوچ سمجھ کر بات کیا کریں ۔۔؟؟ بتائے اس فتوے میں صرف اکابر دیوبند ہی آتے ہیں یا یہ اکابر بھی ۔۔ اب ذرا دل تھام کر رکھئے کیوں کہ یہی معنی ہم حضور ﷺ کی حدیث سے ثابت کرنے چلیں ہیں ۔۔

اکابر دیوبند کا ترجمہ امام الانبیا ﷺ کے قول کے عین مطابق

قال ابن جریر .. قال ذکر لنا ان نبی اللہ ﷺ کا ن یقول ایھا الناس **النجدان نجد الخیر و نجد الشر** ۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۰۵ ج ۸)۔

ابن جریرؒ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا رہے تھے کہ اے لوگوں دو گھاٹیوں سے مراد خیر اور شر کی گھاٹی ہے۔

اللہ اکبر یہ ہے ان اکابر کی زندہ جاوید کرامت، کوئی پوچھے اس بریلوی ملاں سے کہ کیا حضور ﷺ بھی ''نجد'' کے معنی سے ناواقف تھے ۔۔؟؟ فوا اسفا دو ٹکے کے ملاں کو تو نجد کا معنی معلوم اور امام الانبیا ﷺ جو معنی بیان کریں وہ ان کے نزدیک نجد کے معنی اور قرآنی اسلوب سے ناواقفی ہے ۔۔ اگر ہمیں بھی رضاخانیوں کی طرح ٹکے ٹکے فتوی لگانے کا شوق ہوتا تم ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ العیاذ باللہ حضور ﷺ کو قرآن سے جاہل کہہ دیا بریلوی ملاں اور رضاخان کو حضور ﷺ سے زیادہ قرآن کا علم ہے کافر ہے کافر ہے جو نہ مانے وہ بھی کافر ہے ۔۔ لیکن ہم ایسی منطق سے بیزار ہیں جس کا ہر نتیجہ کفر پر آ کر ٹوٹے ۔ اللہ پاک ان دشمنان دین اور دشمنان رسول ﷺ کو ہدایت دے ۔ جنھوں نے رسول خدا ﷺ کی توہین کو اپنا پیشہ بنالیا ہے۔

کنزالایمان کا صد سالہ جشن
(۱۳۳۰ھ-۱۴۳۰ھ)
مبارک
اردو تراجم قرآن کا
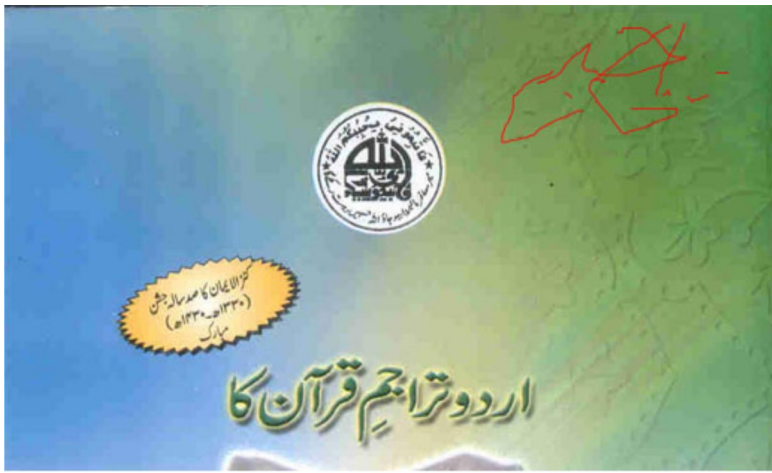
أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ○ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ○ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ○

(البلد: ۸ تا ۱۰)

ترجمہ: ''کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔ اور زبان اور دو ہونٹ۔ اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی۔'' (کنز الایمان)

اب ملاحظہ کریں مولوی اشرفعلی اور محمود الحسن دیوبندی کے تراجم، سورۃ البلد کے حوالے سے:

☆ ''کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں۔ اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے۔ اور (پھر) ہم نے ان کو دونوں دونوں رستے (خیر وشر کے) بتلا دیے۔'' (مولوی اشرفعلی تھانوی)

☆ ''بھلا ہم نے نہیں دیں اس کو دو آنکھیں۔ اور زبان اور دو ہونٹ۔ اور دکھلا دیں اس کو دو گھاٹیاں۔'' (مولوی محمود الحسن دیوبندی)

قارئین کرام! یہ دونوں مترجم لفظ ''نجد'' کے معنی کو نہیں پا سکے جس کے باعث ترجمہ بھی غلط کر دیا اور سورۃ البلد کے استفہام کی لذت بھی مسخ ہو گئی۔ مولوی اشرفعلی نے ''نجد'' کے معنی خیر وشر کے رستے بتا دیے جبکہ مولوی محمود الحسن دیوبندی نے ''النجد'' کے معنی دو گھاٹیاں (وادیاں) بتا دیں۔ آپ آیات دوبارہ پڑھیں کہ یہ آیات انسان کے کس وقت کی نشاندہی کر رہی ہیں اور نجد کے اصل معنی کیا ہیں۔ آیات بتا رہی ہیں کہ اس کو اللہ نے دو آنکھیں دیں، ایک زبان اور دو ہونٹ، اگلی آیت میں راہ کا تعین ہے اور وہ ہے دو ابھری ہوئی جگہیں۔ یہ اصل میں اشارہ ہے اس گود کے بچے کی طرف کہ جب وہ اپنے ان دو ہونٹوں سے ماں کے سینے پر دو ابھری جگہوں میں اپنی غذا کی راہ پاتا ہے۔ ماں کا یہ پستان گھاٹیاں نہیں ہیں اور نہ ہی خیر وشر کے دو راستے بلکہ یہ اس کے سینے پر دو ابھری چیزیں ہیں جس کو ہم پستان کہتے ہیں اور عربی میں لفظ ''نجد'' کے معنی ہی بلند جگہ کے ہیں اور عربی میں Plateu یعنی ابھری ہوئی زمین کو نجد کہتے ہیں۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ امام احمد رضا ترجمہ کرتے وقت ایک ایک بات

تفسير
القرآن العظيم
للحافظ
أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي
(٧٠٠ - ٧٧٤هـ)
تحقيق
سامي بن محمد السلامة
المجلد الخامس
الجزء الثامن: الحديد - الناس
الفهارس
دار طيبة
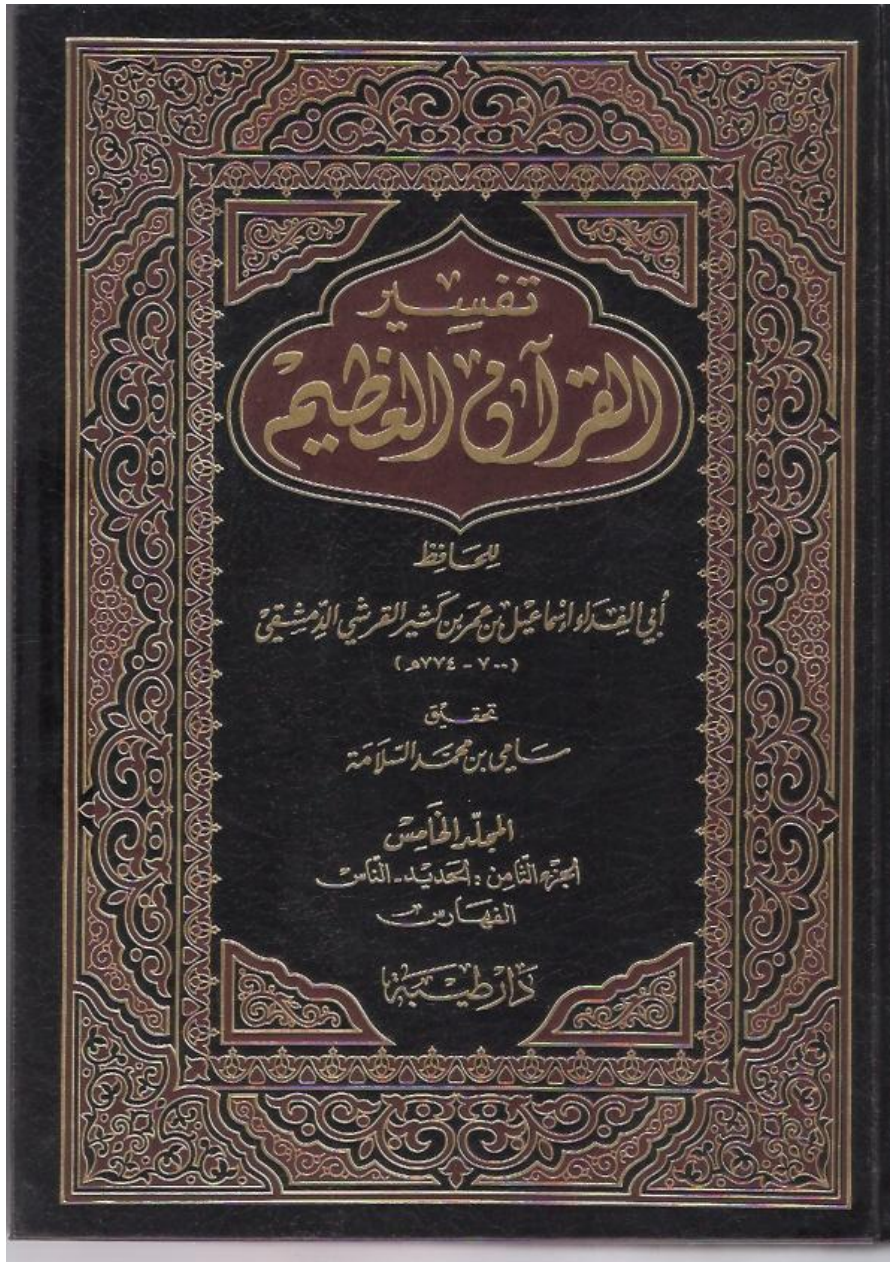
وقال ابن زيد : ﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ﴾ قال : آدم خلق في السماء ، فَسُمّي ذلك الكَبَد.

واختار ابن جرير أن المراد [بذلك] (١) مكابدة الأمور ومشاقها .

وقوله : ﴿ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴾ : قال الحسن البصري : يعني أيحسب أن لن يقدر عليه أحد يأخذ ماله .

وقال قتادة : ﴿ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴾ قال : ابن آدم يظن أن لن يُسأل عن هذا المال : من أين اكتسبه ؟ وأين أنفقه ؟

وقال السدي : ﴿ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴾ قال : الله عز وجل .

وقوله : ﴿ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴾ أي : يقول ابن آدم : أنفقت مالا لبدا ، أي : كثيرا . قاله مجاهد [والحسن] (٢) ، وقتادة ، والسدي ، وغيرهم .

﴿ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴾ : قال مجاهد : أي أيحسب أن لم يره الله عز وجل . وكذا قال غيره من السلف .

وقوله : ﴿ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴾ أي : يبصر بهما ، ﴿ وَلِسَانًا ﴾ أي : ينطق به ، فيُعبر عما في ضميره ، ﴿ وَشَفَتَيْنِ (٣) ﴾ يستعين بهما على الكلام وأكل الطعام ، وجمالاً لوجهه وفمه .

وقد روى الحافظ ابن عساكر في ترجمة أبي الربيع الدمشقي ، عن مكحول قال: قال النبي ﷺ: « يقول الله تعالى : يا ابن آدم ، قد أنعمت عليك نعماً عظاماً لا تحصى عددها ولا تطيق شكرها ، وإن مما أنعمت عليك أن جعلت لك عينين تنظر بهما ، وجعلت لهما غطاءً ، فانظر بعينيك إلى ما أحللت لك ، وإن رأيت ما حرمت عليك فأطبق عليهما غطاءهما . وجعلت لك لسانا ، وجعلت له غلافا ، فانطق بما أمرتك وأحللتُ لك ، فإن عَرَض لك ما حرمت عليك فأغلق عليك لسانك . وجعلت لك فرجا ، وجعلت لك سترا ، فأصب بفرجك ما أحللت لك ، فإن عَرَض لك ما حرمت عليك فأرخ عليك سترك . يا ابن آدم ، إنك لا تحمل سخطي ، ولا تطيق انتقامي » (٤) .

﴿ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴾ : قال سفيان الثوري، عن عاصم، عن زِرّ، عن عبد الله ـ هو ابن مسعود ـ: ﴿ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴾ قال : الخير والشر . وكذا رُوي عن علي ، وابن عباس ، ومجاهد، وعكرمة ، وأبي وائل ، وأبي صالح ، ومحمد بن كعب ، والضحاك ، وعطاء الخراساني في آخرين .

وقال عبد الله بن وهب : أخبرني ابن لهيعة ، عن يزيد بن أبي حبيب ، عن سنان بن سعد ، عن أنس بن مالك قال : قال رسول الله ﷺ : « هما نجدان ، فما جعل نجد الشر أحب إليكم من نجد الخير » (٥) .

---

(١) زيادة من م .
(٢) زيادة من م ، أ .
(٣) في م : ﴿ ولسانا وشفتين ﴾ .
(٤) تاريخ دمشق (١٩/ ٤٦ « المخطوط ») .
(٥) ورواه ابن عدي في الكامل (٣/ ٣٥٦) من طريق ابن وهب .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام الانبیاء علیہ السلام کی بدترین توہین

حضور ﷺ محبوب رب العالمین ﷺ گانے باجے سنتے تھے العیاذ باللہ

نقل کفر کفر نہ باشد

ترتیب ماجد خان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!!

قارئین کرام!!! جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ پچھلے کچھ عرصہ سے فقیر آپ کے سامنے بریلوی اکابرین کی کتابوں کی وہ عبارتیں پیش کر رہا ہے جس میں یہ لوگ حضور ﷺ کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں جس کا مقصد اللہ کی رضا کے بعد صرف ایک ہی کہ عشق رسول ﷺ کا منافقانہ نعرہ لگانے والے ہر وقت دیوبندیوں کو گستاخ رسول ﷺ نعوذ باللہ کہنے والے ان گستاخان رسول ﷺ کا اصل چہرہ آپ کو دکھایا جائے کہ کس طرح عشق رسول کے کھوکھلے نعروں کے شور میں یہ لوگ سادہ لوح عوام کو بے وقوف بنا کر اپنے پیٹ بھر رہے ہیں کسی نے کیا خوب کہا کہ کوئی نبی کا نام لیکر "مال" کھاتا ہے اور کوئی "مار" کھاتا ہے۔۔عشق رسول کا دعوی کرنے والے ان مال خوروں کے مذہب کے ولی اور معتمد علیہ بزرگ (جن کا تعارف میں اپنی سابقہ ایک پوسٹ میں کروا چکا ہوں) پیر فرید کی آج ایک ایسی عبارت پیش کرنے جا رہا ہوں کہ جس کا تصور بھی ایک مسلمان نہیں کر سکتا ان عبارات کو لکھتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔دل لرز رہا ہے لیکن دوسری طرف میرا ضمیر کہہ رہا ہے کہ عشق رسول ﷺ کا دعوی کرنے والے ان منافقوں کا اصل چہرہ دنیا والوں کو دکھا دو کہ کس کس طرح کی گستاخیاں ان بدبختوں نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں کی ہے۔۔سو دل پر پتھر رکھ کر ان عبارات کو نقل کرتا ہوں ملاحظہ ہو:

حضور ﷺ مسجد نبوی میں ناچ گانا دیکھتے تھے (العیاذ باللہ)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گا رہے تھے۔دف بجا رہے تھے ناچ رہے تھے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اوپر اٹھا کر یہ تماشہ دکھایا اس حدیث کی رو سے بھی مسجد میں گانا، باجا بجانا، اور ناچنا جائز ہوا (یعنی رقص)

﴿مقابیس المجالس ص ۱۴۱﴾ العیاذ باللہ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔

حضور ﷺ شادی کے موقعوں پر کھیل تماشوں کا حکم کیا کرتے تھے

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کی شادی ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی کھیل تماشہ نہیں تھا کیونکہ انصاری لوگ کھیل تماشے سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔لیجئے اس حدیث میں تو کھیل تماشہ بھی جائز ہوا جس کی بعض علماء نے آیت لہو الحدیث کی رو سے غلط مذمت کی ہے (تف ہے تم جیسے مکاروں پر۔۔از ناقل) معلوم نہیں یہ لوگ کس وجہ سے شادی بیاہ کے موقعوں پر گانے بجانے کو برا کہتے ہیں۔جب شادی کے موقعہ پر رسول

خداﷺ نے کھیل تماشہ کے طور پر گانا جائز رکھا تو پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ اولیاء کرام اوران کے مریدین کی ان مجالس کو خلاف شرع قرار دیا جائے ﴿مقابیس المجالس ص ۱۳۹﴾ العیاذ باللہ۔

قارئین کرام ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ کس طرح ان عبارات میں مسجدوں میں اور حضورﷺ کے نام سے گانا باجے کے جواز نکالنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کیلئے حضورﷺ اور اولیاء کرام اور صحابہ کرامؓ پر کیسی کیسی تہمتیں تراشی گئی ہیں۔میں نے بطور مثال صرف دو حوالے دیئے ہیں مزید لکھنے کی مجھ میں سکت نہیں ان بدبختوں نے اس قسم کی خرافات پر پورا ایک باب لکھا ہوا ہے جس نے دیکھنا ہو تو یہ کتاب عام دستیاب ہے لاہور کے کتب خانوں میں جا کر لے لے۔لیکن ہائے افسوس دنیا میں بڑے بڑے گوئے۔۔مراثی۔۔بد دین۔۔سارنگئے پیدا ہوئے۔۔لیکن کسی کو یہ بکواس کرنے کی جرات نہیں ہوئی کہ اپنی اس حرام کاری کو حضورﷺ کی حدیث سے ثابت کرے۔۔لیکن ہائے براہو ان عبد اللہ بن سبا کی روحانی اولادوں کا۔۔براہو ان عبد اللہ ابن ابی کے یاروں کا جنھوں نے عشق رسولﷺ کے نام پر اولیاء کے نام پر، قرآن وحدیث کو تختہ مشق بنالیا ہے۔۔**بریلوی مولویوں!!!** شرم کرو! کیوں تم نے یہود ونصاری کے احبار ورہبان کی طرح دین میں تحریف کا وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے۔اور تم کیوں اس قسم کی غلط باتیں حضورﷺ کی طرف منسوب کر کے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہے ہو۔؟؟ قارئین کرام پوری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ گانا باجا سننا حرام ہے اور اس سے **لذت لینا کفر** اور اس کو حلال جاننے والا کافر۔حتی کہ بریلوی بھی اسی بات پر متفق ہیں۔۔یہ مسئلہ اس قدر واضح ہے کہ اس پر کسی **دلیل** کی بھی ضرورت نہیں۔۔لیکن براہو بریلوی کے ان چمگادڑوں کا جو حضورﷺ کی طرف اس قسم کے حرام کام منسوب کرتے ہیں۔۔

کل کو اگر مائیکل جیکسن کے کسی روحانی فرزند نے۔۔اسی کتاب کو اٹھا کر کسی بریلی ملاں کے منہ پر ماردی کہ **میرے پیشے** کے جواز پر یہ کتاب **دلیل** ہے تو اس ملاں کے پاس سوائے منہ کالا کرنے کے کیا جواب ہوگا۔۔؟؟؟ او شرم کرو۔۔کچھ تو خدا کا خوف کرو آخر ایک دن مرنا ہے قیامت میں اللہ کو اور اس کے محبوبﷺ کا کیا منہ دکھاؤ گے؟؟؟۔

ہمارا خیال ہے کہ چونکہ اس فرقہ ضالہ مضلہ ملحدہ میں اکثر ڈوم اور مراثی قسم کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ان کے مولوی اور پیر احادیث سے غلط استدلال کرتے ہیں اور توڑ مروڑ کر اس کو پیش کرتے ہیں اور اس طرح اپنا کاروبار چمکاتے ہیں لیکن اس سے اس دنیا میں تو شائد ان کے تنور نما پیٹ حرام مال سے بھر جائیں لیکن قیامت کے دن ان کی غذا جہنم کی آگ اور جہنمیوں کا خون اور پیپ ہوگا فرشتوں سے فریاد کریں گے کہ ہماری مدد کرو لیکن وہ جواب دیں گے کہ خاموش بدبختوں یہ تمہارے کرتوتوں کا بدلہ ہے۔

اللہ پاک تمام مسلمانوں کو ان دین کے لٹیروں سے محفوظ رکھے آمین۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت دیوبند حنفی

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

معروف بہ

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل ناشران و تاجران کتب

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۹) حضرت خوات بن جبیر سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ حج کو جا رہے تھے حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بھی ساتھ تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے گانے کی فرمائش کی۔ ابو عبیدہ گاتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ حضرت عمر نے فرمایا اب بس کرو ہم نے گاتے گاتے صبح کر دی ہے۔

(۱۰) ایک رات حضرت عمرؓ کا گذر ایک خیمہ پہ ہوا جس کے اندر کوئی شخص یہ گا رہا تھا۔

علی محمد صلواۃ الابرار — صلی علیہ المصطفون الاخیار

قدکنت قواما ابکار الاسحار — یالیت شعری والمنایا اطوار

یہ سن کر حضرت عمرؓ پر گریہ طاری ہوا اور بآواز بلند روئے۔ مکرر فرمائش کی اور مکرر گریہ فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ابیات میں عمر کا نام بھی شامل کر لو اور یہ کہو ؎

وعمر فاغفر له یا غفار

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گا رہے تھے، دف بجا رہے تھے ناچ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو اوپر اٹھا کر یہ تماشا دکھایا۔ اس حدیث کی رُو سے بھی مسجد میں گانا، باجا بجانا اور ناچنا جائز ہوا (یعنی رقص کرنا)۔

(۱۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کے ساتھ جا رہے تھے راستے میں بانسری کی آواز سنائی دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں میں انگلیاں دے دیں اور حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ جب آواز بند ہو مجھے بتانا۔ اس حدیث سے عام لوگ بانسری کی آواز کو ناجائز قرار دیتے ہیں لیکن اولیاء کرام اسی حدیث سے جواز سماع بالمزامیر نکالتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مزامیر (بانسری) کا سننا حرام ہوتا تو ایک نبی کی شان کے شایان نہیں تھا کہ خود تو کانوں میں انگلی دے دیتے اور ایک صحابی کو فعل حرام کا مرتکب ہونے دیتے۔ امام غزالی اور دیگر اولیائے کرام نے کانوں میں انگلیاں دینے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی وحی نازل ہو رہی ہوگی یا کوئی خاص حالت طاری ہوگی جس میں بانسری کی آواز کو خلل انداز ہونا پسند نہ فرمایا۔

(۱۳) بعض احادیث میں سارنگی کی ممانعت آئی ہے اس سے یار لوگوں نے جملہ آلات سماع

حضرات کا سماع قرآن سے جان کا نکلنا بھی روایات میں مذکور ہے۔

جوازِ سماع احادیثِ نبویؐ کی رو سے

قرآنِ عظیم کے بعد دوسری چیز جس پر ایمان کا دار و مدار ہے حدیثِ نبویؐ ہے۔ احادیث میں کثرت سے سماع کی حِلّت (جائز ہونا) کا ثبوت موجود ہے۔ نیز بعض احادیث میں اس کی مذمت بھی آئی ہے لیکن محدثین کے نزدیک یہ احادیث غیر معتبر اور موضوع (جعلی) ہیں۔ اس کی تفصیل آئندہ اوراق میں آرہی ہے۔ اس وقت قارئین کرام کے سامنے وہ احادیث نقل کی جاتی ہیں جو صحاح ستہ میں درج ہیں اور جن کے صحیح ہونے میں کسی مذہبی فرقہ کے لوگوں کو اعتراض نہیں۔

(۱) صحیح بخاری میں ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ جب میری شادی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت چند لڑکیاں دف بجاکر گارہی تھیں۔ جب ایک لڑکی نے یہ مصرعہ گایا کہ وفینا نبی یعلم ما فی غد (ہمارے درمیان ایک نبی ہے جو کل کی باتیں بتاتا ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ مت کہو اور جو گیت تم پہلے گارہی تھیں وہی گاتی رہو"۔ اب غور کا مقام ہے کہ اگر قرآن شریف کی آیت میں "لہوالحدیث" سے ہر قسم کا گانا ہوتا تو آپ اس شادی کی مجلس میں گانا کیوں سنتے رہتے۔ نیز آپ کے دف کے ساتھ گانا سننے سے سماع بالمزامیر بھی جائز ہوجاتا ہے۔ کیونکہ دف بھی تو آلات غنا میں سے ایک آلہ ہے چنانچہ یہ حدیث سماع بالمزامیر کی کھلی دلیل ہے۔

(۲) صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصار کی شادی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی کھیل تماشا نہیں تھا کیونکہ انصار لوگ کھیل تماشے سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیجیے اس حدیث میں تو کھیل تماشا بھی جائز ہوا جس کی بعض علماء نے آیت لہوالحدیث کی رو سے غلط مذمت کی ہے۔ معلوم نہیں یہ لوگ کس وجہ سے شادی بیاہ کے موقعوں پر گانے بجانے کو بُرا کہتے ہیں۔ جب شادی کے موقعہ پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیل تماشہ کے طور پر گانا جائز رکھا تو پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ اولیائے کرام اور ان کے مریدین کی ان مجالس سماع کو خلاف شرع قرار دیا جائے جو بطور خاص ذکر حبیب اور عشق حبیب میں منعقد کی جاتی ہیں۔

Continued in part 2.......